طَرْدُ الْمُنَافِقِیْنَ عَنْ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِیْنَ

یعنی

بدعقیدہ منافقوں کے لئے

مسجد میں داخلہ ممنوع



مُصنِّف:

علامہ عبدالستار ہمدانی مصروفؔ برکاتی رضوی نوری

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ،
پور بندر، گجرات

Www.Markazahlesunnat.com

ہرسنی مسجد کے دروازہ پر مندرجہ ذیل نوٹس بورڈ چسپاں کردیں

: تنبیه :

یہ مسجد اہل سنت والجماعت کے ماننے والے (بریلویوں) کی سنّی مسجد ہے۔اس مسجد میں وہابی، دیوبندی، تبلیغی جماعت، اہل حدیث (غیر مقلدین) قادیانی، رافضی اور دیگر عقائد باطلہ کے لوگوں کو(دہشت گرد تنظیموں کے معاونین ومؤیدین) داخل ہونے کی، نماز پڑھنے کی، عبادت کرنے کی، تقریر کرنے کی یا کسی قسم کی بھی مذہبی یا سیاسی تحریک کرنے کی سخت ممانعت ہے،

پھر بھی اگر -------------

مذکورہ عقائد باطلہ کا کوئی شخص/ اشخاص مسجد میں داخل ہوگا، تو اسے ذلیل کر کے مسجد سے نکالا جائیگا۔

بحکم:-ٹرسٹ بورڈ/ انتظامیہ کمیٹی/ متولی۔

चेतावनी

यह मस्जिद अहले सुन्नत वल जमाअत के माननेवाले (बरेल्वीयों) की सुन्नी मस्जिद है। इस मस्जिद में वहाबी, देवबंदी, तबलीगी जमाअत, अहले हदीष (गैर मुकल्लिद), कादियानी, राफजी और अन्य अकाइदे बातेला के लोगों को (आंतकवादी संगठनो के समर्थकों को) प्रवेश करने की, नमाज पढने की, इबादत करने की, तकरीर करने की या किसी भी प्रकार की धार्मिक या राजनिती की प्रवृति करने की सख्त मनाइ है।......................फिर भी अगर......................

(वर्णनीय बातिल अकीदों की कोई व्यकित मस्जिद में प्रवेश करेगी, तो उसे अपमानित करके मस्जिद से निकाल दिया जाएगा।)

ट्रस्ट बोर्ड इंव व्यवस्था कमिटी इंव मुतवल्ली के आदेश अनुसार।

-:Statuary Warning :-

This mosque belongs to ahl-e Sunnat-wa-jamaat (Bareilwee) Sunni Muslims.
It is strictly prohibited to entar, perform namaz (or any sort of worship), deliver speech or any sirt of rilegious activity in this mosque for those who belong to Wahabi, Deobandi, Tablighi jamaat, Ahl-e Hadis (Ghair Muqallid), Qadiyani or Rafzi Sects.

Nevertheless, if any person who belongs to aforementioned wrong belief sects enters into this mosque, he shall be humiliated.

-: By ordar :-

Board of Trustees / Management Committee / Mutawalli

طَرۡدُ الۡمُنَافِقِیۡنَ عَنۡ مَسَاجِدِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ

بدعقیدہ منافقوں کے لئے

مسجد میں داخلہ ممنوع

- : مصنف : -

مناظر اہل سنت، ماہر رضویات، خلیفہ مفتی اعظم ہند،

علّامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروف'' (برکاتی۔نوری)

- : ناشر : -

مرکز أہل السنۃ برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، میمن واڈ

پوربندر، گجرات (الہند)

نام کتاب	:	''بدعقیدہ منافقوں کے لئے مسجد میں داخلہ ممنوع''
مصنف	:	مناظر اہل سنت، ماہر رضویات، علامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروف'' (برکاتی۔نوری)
مقدمہ	:	حضرت علامہ عبدالمعید صاحب ازہری شیخ الحدیث دارالعلوم غوث اعظم (پوربندر) گجرات
کمپوزنگ	:	حافظ محمد عمران حبیبی مرکز اہل سنت برکات رضا ۔پوربندر (گجرات)
پروف ریڈنگ	:	مولانا مصطفیٰ رضا بن حافظ عبدالحبیب
سن طباعت	:	شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ / مطابق جولائی ۲۰۱۱ء
تعداد	:	دو ہزار (2000)
ناشر	:	مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ، میمن واڈ، پوربندر۔ (گجرات)

- : ملنے کے پتے : -

(1) Mohammadi Book Depot. 523, Matia Mahal. Delhi

(2) Kutub Khana Amjadia. 425, Matia Mahal. Delhi

(3) Farooqia Book Depot. 422/C Matia Mahal. Delhi

(4) Maktaba-e-Raza. Dongri. Bombay

(5) New Silver Book Depot. Mohammadi Ali Road. Bombay

(6) Darul Uloom Gaus-e-Azam Memonwad, Porbandar

''فہرست مضامین''

''مآخذ ومراجع''

نمبر	کتاب کا نام، زبان اور ناشر	مصنف کا نام اور سن انتقال
1	قرآن شریف (عربی)	کلام اللہ
2	سُنَنِ اَبِی دَاوٗدُ (عربی) جمیعۃ المکنز الاسلامی، قاہرہ، مصر	امام سلیمان بن اشعث ابوداوٗد۔ المتوفی: - سنہ ۲۷۵ھ
3	صَحِیْحُ الْبُخَارِیْ (عربی) جمیعۃ المکنز الاسلامی، قاہرہ، مصر	امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری المتوفی: - سنہ ۲۵۶ھ
4	مُسْنَدِ اَبِی یَعْلیٰ اَلْمُوْصِلِی (عربی) دارالکتب العلمیہ، بیروت۔ لبنان	امام، شیخ الاسلام ، ابی یعلیٰ احمد بن علی الموصلی۔ المتوفی: - سنہ ۳۰۷ھ
5	سُنَنِ اَبِی دَاوٗدُ (عربی) مکتبہ بلال، دیوبند، (یو۔پی)	امام سلیمان بن اشعث ابوداوٗد۔ المتوفی: - سنہ ۲۷۵ھ
6	صَحِیْحُ الْبُخَارِیْ (عربی) مکتبہ بلال، دیوبند، (یو۔پی)	امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری المتوفی: - سنہ ۲۵۶ھ
7	سنن الدّار القُطْنِیّ (عربی) دارالکتب العلمیہ، بیروت۔ لبنان	امام حافظ علی بن عمر دار قطنی المتوفی: - سنہ ۳۷۵ھ
8	مسند الامام احمد بن حنبل (عربی) دارالکتب العلمیہ، بیروت۔ لبنان	امام احمد بن حنبل المتوفی: - سنہ ۲۴۱ھ
9	تفسیر فخر الرازی المعروف تفسیر کبیر ومفاتیح الغیب (عربی) دارالفکر، بیروت۔ لبنان	امام فخر الدین محمد الرّازی المتوفی: - سنہ ۶۰۴ھ

10	اَلدُّرُالْمَنْثُوْرُ فِیْ التَّفْسِيْرِ الْمَاثُوْرُ (عربی) دارالکتب العلمیہ ،بیروت۔لبنان	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی المتوفیٰ :۔ ۹۱۱ھ
11	اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِطَّبْرَانی (عربی) دارالفکر،عمان۔جورڈن	امام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبر انی۔المتوفیٰ ۳۶۰ھ
12	اَلسِّيْرَةُ النَّبْوِيَّةِ لِابْنِ هِشَام (عربی) المکتبۃ المنار۔جورڈن	عبدالملک بن ھشام بن ایوب الذھبی النحو ی۔ المتوفیٰ ۔۲۱۳ھ
13	اَلْبَدَايَهُ وَالنِّهَايَهُ (عربی) دارابی الحیان،قاہرہ،مصر	امام عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی۔المتوفیٰ ۔۷۷۴ھ

”مقدمہ“

ازقلم:۔ عالم جلیل،فاضل نبیل،استاذ العلماء

حضرت علامہ عبدالمعید صاحب ازہری

شیخ الحدیث: دارالعلوم غوث اعظم۔پور بندر۔

آج کے پر آشوب دور میں جہاں کہ ہر دن کے سورج کے ساتھ ایک نیا فرقہ جنم لے رہا ہے اور سادہ لوح مومنین کو فسق وفساد اور ضلالت وگمرہی کے سیلاب میں خس وخاشاک کی طرح بہالے جانا چاہتا ہے، ایسے جاں گسل ماحول میں اہل حق کا احقاق حق اور ابطال باطل سب سے بڑی ضرورت بن گیا ہے۔ان گمراہ وگمراہ گر باطل فرقوں میں سب سے زیادہ پرخطر فتنہ وہابیت ودیو بندیت ہے، جواپنے منافقانہ کردار وعمل سے امت مسلمہ کے لیے سوہان روح بنا ہوا ہے۔تاریخ کے ادنی سے طالب علم پر بھی یہ حقیقت واضح ہے کہ ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک منافقین طرح طرح سے ملت اسلامیہ کے جسد سے اسلامی روح نکال دینے اور ناموس رسالت پر جان چھڑکنے والے مومنین کے دلوں سے شمع محمدی کی لوکو بجھا دینے کی ناپاک سعی میں سرگرداں وپریشاں ہیں۔جس کے لیے دور اول کے منافقین نے بھی مسجد کا ہی سہارا لیا اور مسجد ضرار کی تعمیر کی، مگر رب ذوالجلال نے ان کی آرزوؤں اور تمناؤں کو شرمندۂ تعبیر نہ ہونے دیا اور ان پر جلال باری کا ایسا عتاب نازل ہوا کہ عالم ما کان وما یکون ﷺ نے ایک ایک کر کے ان کا مسجد نبوی سے اخراج کیا، تو خوب خوب ان کی جگ ہنسائی ہوئی اور آج کے بد باطن منافقین بھی مسجدوں کی ہی آڑ لے کر متبعین سواد اعظم کی متاع ایماں لوٹنے کی فکر میں لگے ہیں۔لہذا

ہر ذی شعور اور بالغ نظر مومن کا فریضہ ہے کہ ان خبث باطن کے پجاریوں کو مسجدوں کے قریب ہی نہ آنے دیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ یہ بدعقیدہ سب سے پہلے اپنے جھوٹے اور مصنوعی اخلاق و کردار کے مکھوٹے پہن کر مسلم آبادیوں میں داخل ہوتے ہیں، توحید خالص کی علم برداری کا دم بھرتے ہیں، مسلمانوں کے افکار و نظریات کی اصلاح اور ان کی فلاح و بہبود کی باتیں کرتے ہیں اور ظاہری طور پر اپنے آپ کو سنی صحیح العقیدہ، معمولات اہل سنت کا پابند بنا کر پیش کرتے ہیں۔ مگر جب سادہ لوح مسلمان ان کے مکروفریب کے جال میں پھنس جاتے ہیں، تو یہ اپنے زہریلے عقائد سے پاک طینت نفوس کو مسموم کر دیتے ہیں، پھر جب ان کا بس چلنے لگتا ہے تو سنّیوں کا قافیہ حیات تنگ کر دینے میں بھی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے۔ مگر افسوس تو اس وقت ہوتا ہے جب اہل سنت و جماعت کے بعض ارباب مدارس و مساجد بھی ان کے ظاہری کردار و عمل اور ان کی مصنوعی طاقت وقوت سے مرعوب ہو جاتے ہیں اور انہیں اپنی مسجدوں میں داخلے کی اجازت دے کر اپنی کم عقلی اور نااہلی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں اور ان کی مخالفت سے کنارہ کشی اختیار کر کے اپنی جبہ و دستار کو سنبھالنے کی فکر میں سوکھے جاتے ہیں۔ تو کیا مسلمانوں کے عقیدہ خالص کے فساد میں یہ ان بد باطن مردودان خلائق کے جرم میں برابر کے شریک نہیں ہیں؟

شیدائے اعلیٰ حضرت، فدا کار مفتی اعظم، جانثار تاج الشریعہ، ماہر رضویات، مناظر اہل سنت، صاحب تصانیف کثیرہ، عطائے مفتی اعظم علامہ عبدالستار ہمدانی مدظلہ النورانی کو رب کائنات عمر خضر عطا فرمائے، حاسدوں کے حسد، شریروں کے شر، دسیسہ کاروں کی دسیسہ کاری سے محفوظ فرمائے جو مسلک اعلیٰ حضرت اہل سنت و جماعت کے تحفظ و فروغ کی خاطر سنگلاخ ترین وادیوں سے جوئے شیر لانے کے لیے ہم وقت کمر بستہ رہتے ہیں اور مسلک حق کی نشر واشاعت میں اپنا تن من دھن سب کچھ داؤ پر لگا دینے کے بعد بھی یوں نغمہ سرا ہیں۔

یوں تو سب انہیں کا ہے پر دل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی خاص ان کی کمائی ہے

آپ کی زیب نگاہ یہ کتاب بھی حضرت ہمدانی صاحب قبلہ کی جانب سے کی جانے والی اصلاح فکر و اعتقاد کے سلسلے کی ایک انتہائی اہم کڑی ہے۔ جس میں آپ نے فرقہائے باطلہ کے نفاق اور ان کی دسیسہ کاریوں پر خوب خوب تیشہ زنی کی ہے اور راہی جادہ حق پر ان کے منافقانہ فکر و عمل کو روز روشن کی طرح آشکارہ کر دیا ہے۔

مزے کی بات یہ کہ یہ کتاب نماز کی اہمیت اور اس کا احترام کے عنوان سے شروع کی گئی ہے۔ چوں کہ یہ فریضہ ارکان اسلام کا ایک انتہائی اہم رکن اور بڑی ہی جلیل القدر عظمتوں کا حامل، اسلام و کفر کے درمیان نشان امتیاز ہے اور بدعقیدگی کے افکار و نظریات کا حامل یہ وہابی و دیوبندی گروہ بھی اپنے باطل نظریات کے فروغ میں اسی کی آڑ لیتا ہے اور سجود بندگی کی نمائش میں اپنے دادا راندۂ بارگاہ ایزدی سے بھی دو قدم آگے نکل جاتا ہے۔ تو صاحب کتاب زید مجدہ نے اس عنوان سے کتاب کا افتتاح فرما کر یہ اشارہ دیا ہے کہ اگر اعتقاد میں کجی ہو تو زندگی بھر کے رکوع و سجود کچھ کام نہ آئیں گے اور یہ ساری مصنوعی عبادتیں روز قیامت منہ پر مار دی جائیں گی اور ایسے بدعقیدہ شخص کو جہنم کے دہکتے ہوئے شعلوں کی نذر کر دیا جائے گا۔

کتاب کے مزید عناوین میں سے ایک بہت ہی اہم عنوان بدعقیدہ منافقین کو مسجدوں سے روکنے کا ہے، یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی کو مسجد میں حاضر ہونے اور عبادت کرنے سے روکا جا سکتا ہے؟ ممکن ہے کہ بعض ناخواندہ اور کم علم یا مصلحت کیش حضرات کا جواب نفی میں ہو، مگر یہ بات ان کے پیش نظر ہونی چاہیے کہ جب سرور کائنات ﷺ نے منافقین کا نام لے لے کر مسجد سے اخراج کیا تو ان کے خبث

باطن اور بدعقیدگی سے مسلم معاشرے کو پاک رکھنے کے لیے صحابہ کرام منافقین کو گھسیٹ گھسیٹ کر اور تھپڑ مار مار کر مسجدوں سے نکالتے تھے۔ تو آج کے اس پرفتن دور میں بھی جب منافقین عصر وہابیہ ودیابنہ اپنی بدعقیدگی کی زہر سے مسلم معاشرے کی فضا مسموم کر رہے ہیں، تو ضروری ہے کہ انہیں بھی مسلمانوں کی مسجدوں سے دور کیا جائے اور اس کے لیے جو بھی طریقہء کار اپنانا پڑے اپنالیا جائے۔ کیوں کہ تحفظ سنیت اور اصلاح فکرو اعتقاد وقت کی سب سے اہم ضرورت اور علمائے حق پر عائد ہونے والا بہت اہم فریضہ ہے۔ اور اس کتاب میں متعدد احادیث طیبہ سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ منافقین کو مسجدوں سے دور رکھنا اور بھگانا سنت رسول، طریقہ صحابہ اور باعث اجر وثواب ہے۔

کتاب کے اخیر میں حضرت علامہ مدظلہ نے ان مصلحت کیش مولویوں اور جاہل پیروں کی دلیلوں کے بخیے ادھیڑتے ہوئے چند انتہائی اہم سوالات قائم کیئے ہیں۔ جو بدعقیدہ منافقین کو مساجد مسلمین میں آنے اور ارکان عبادت کی نمائش کرنے کی اجازت مرحمت کرتے ہیں اور ان کی تائید وحمایت میں بے سروپا دلیلوں کا سہارا لیتے ہیں۔ ورق الٹیے! سوالات اور ان کے مدلل جوابات کے مطالعہ سے تسکین قلب ونظر کر کے مشام جاں کو معطر کیجئے۔

دعا ہے کہ رب قدیر اس کتاب کو بدعقیدہ منافقین کے لیے تازیانہ عبرت اور گم گشتہ راہ کے لیے نشان منزل بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین وآلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین الی یوم الدین۔

مورخہ:۔	دعاگو:۔
۳،شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ	خادم الطلبہ
مطابق:۔	محمد عبدالمعید ازہری
۶، جولائی ۲۰۱۱ء	صدرالمدرسین:۔ دارالعلوم غوث اعظم
چہارشنبہ	پوربندر (گجرات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

''نماز کی اہمیت اور احترام''

''نماز'' اسلام کے پانچ ارکانوں میں سے ایک اہم رکن ہے یعنی بنیادی پانچ ستونوں میں سے ایک ستون ہے۔ نماز اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت وبندگی ہے بلکہ تمام عبادات میں سب سے افضل عبادت ہے۔ نماز ہر بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ نماز ہر حالت میں پڑھنا لازمی ہے۔ نماز معاف ہونا آسان نہیں۔ ہر مسلمان مرد اور عورت پر روزانہ پابندی کے ساتھ پانچ (۵) وقت نماز پڑھنا بحیثیت مسلمان ایک ضروری امر ہے۔

''نماز'' ایک ایسی باتفاق رائے عبادت ہے کہ کوئی بھی مسلمان اس کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا بلکہ کر بھی نہیں سکتا۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا اسلام کے دائرے سے خارج ہو کر ''مرتد'' ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جو لوگ سستی، کاہلی، غفلت اور دیگر بہانے سے نماز نہیں پڑھتے، وہ بھی نماز کی فرضیت کا اعتراف واقرار کرتے ہیں اور نماز کی فرضیت کا ہرگز انکار نہیں کرتے بلکہ نماز پڑھنے سے غفلت برتنے کی اپنی غلطی کو جرم وگناہ سمجھ کر نماز نہ پڑھنے کے اپنے ارتکاب کو غلط اور گناہ ہونا تسلیم کرتے ہیں۔

''نماز'' ایک ایسی عبادت ہے کہ ہر مومن نماز کی عظمت اور تعظیم کا دل سے قائل

ہے اور نماز کے خلاف توہین وتحقیر آمیز الفاظ بولنے کی کبھی بھی جرأت نہیں کرتا بلکہ نماز کو بنظرِ عزت وتوقیر دیکھتا ہے۔ یہاں تک کہ نماز پڑھنے والے نمازی کی بھی تعظیم وعزت کرتا ہے۔ ہر مسلمان دل کی گہرائی سے نماز اور نمازی کی عزت کرتا ہے، یہاں تک کہ غیر مسلم افراد بھی نماز کے لئے ادب، وقعت اور قدر ومنزلت سے پیش آتے ہیں۔ بارہا تجربہ ہوا ہے کہ ٹرین میں جب نماز کے وقت مسلمان حضرات نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، تو غیر مسلم مسافر بغیر کسی مزاحمت واعتراض کے اپنی سیٹ سے کھسک کر ایک طرف ہوجاتے ہیں اور نماز پڑھنے کے لیے جگہ مہیا کر دیتے ہیں۔

''نماز'' بہت سی برائیوں سے روکتی ہے۔ نماز پڑھنے سے بکثرت نعمتیں اور برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ نماز پڑھنے سے کئی بیماریاں دور ہوجاتی ہیں اور نمازی کا جسم صحت مند اور شفایاب ہوجاتا ہے۔ جسمانی صحت وشفا کے ساتھ ساتھ تزکیۂ قلب، نظر کی پاکیزگی، من کی صفائی، اخلاق کی درستگی، تواضع، انکساری، راست گوئی، اخلاص وصداقت، عاجزی وخاکساری، حسنِ اخلاق وگفتار وغیرہ محاسن اور عمدہ طور واطوار کی ندرت حاصل ہوتی ہے اور تکبّر، بغض، عناد، گھمنڈ، بدتمیزی، مغروری، انانیت وغیرہ کے ساتھ ساتھ چوری، شراب خوری، جوّا، زنا، لواطت وغیرہ افعال رزیلہ وشنیعہ اور جرائم کے ارتکاب سے اجتناب وپرہیز کی توفیق بھی حاصل ہوتی ہے۔

''نماز'' ایک ایسی اعلیٰ وعمدہ عبادت ہے کہ بندہ کو اپنے رب سے قرب ونزدیکی حاصل ہوتی ہے اور نماز کی حالت میں بندہ اپنے رب کی بارگاہ میں مقبول اور پسندیدہ بن جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کو بندے کی وہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ **اسے سجدہ کرتا دیکھے کہ بندہ اپنا چہرہ خاک سے مل رہا ہو''** (طبرانی)۔ علاوہ ازیں ایک حدیث میں ہے کہ ''ہر چیز کی کوئی علامت ہوتی ہے، اور ایمان کی علامت نماز ہے۔'' نماز پڑھنے والا چاہے کیسے ہی لباس یا کیسی ہی حالت میں ہو، نماز کی وجہ سے اس کے ایمان کی

پہچان ہوجاتی ہے۔ مثلاً ایک فیشنیبل (**Fashionable**) نوجوان سامنے سے چلا آرہا ہے۔ اس نے جدید طرز وفیشن کا لباس پہنا ہے۔ اس کی وضع قطع سے معلوم نہیں ہوتا کہ یہ نوجوان کس دین ومذہب کا متبع ہے۔ مگر جیسے ہی نماز کا وقت آیا، اس نوجوان نے اپنے پرس (**Purse**) سے جانماز (مصلّی) نکالا اور اسے بچھا کر نماز پڑھنے کھڑا ہوگیا۔ اب ہم نماز کی وجہ سے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نوجوان اسلام کا متبع یعنی مسلمان ہے۔ کیونکہ نماز کی وجہ سے اس کے ایمان کی پہچان ہوگئی۔

''نماز'' اسلام کے ابتدائی دور سے اب تک عالمی پیمانے پر ہر ملک، صوبہ، ضلع، تحصیل، شہر اور دیہات میں پابندی کے ساتھ پڑھنا ملت اسلام میں رائج ہے اور ہر جگہ نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد وعبادت خانے تعمیر کئے گئے ہیں۔ قوم مسلم کے افراد مساجد میں، اپنے گھروں میں، اسکولوں میں، مدرسوں میں، تجارت کے مقامات وغیرہ میں روزانہ پابندی کے ساتھ باجماعت یا انفرادی طور پر نماز پڑھتے ہیں۔ سچّا مسلمان کسی بھی حالت میں، کبھی بھی نماز ترک نہیں کرتا۔ کیسی ہی مصروفیت ہو یا کیسا ہی سخت اور ناخوشگوار ماحول ہو، سچا مسلمان نماز ترک نہیں کرتا۔ ٹرین میں بلکہ ہوائی جہاز میں بھی وقت پر پابندی سے نماز پڑھنے والے مومن دیکھنے میں آتے ہیں۔ بسترِ علالت پر لیٹے ہوئے بیمار اور ناتواں بلکہ ملنے اور جنبش کرنے سے بھی عاجز وقاصر نمازی اشارے سے بھی نماز پڑھ لیتے ہیں لیکن نماز پڑھنا نہیں چھوڑتے۔ المختصر! سچّا مسلمان نماز پڑھنے سے کبھی جی نہیں چُراتا اور نماز پڑھنے میں کاہلی وسستی نہیں کرتا۔

''نماز'' کس طرح پڑھنی؟ کب اور کتنی پڑھنی؟ نماز پڑھنے کے کیا قانون یعنی مسائل ہیں؟ نماز میں کیا پڑھنا؟ کھڑا کس طرح رہنا؟ رکوع اور سجدہ کیسے کرنا؟ دیگر کیا احکام ومسائل ہیں؟ نماز کب کامل اور صحیح ادا ہوئی شمار ہوگی؟ نماز کب ناقص اور غیر صحیح ہوگی؟ کیا کرنے سے اور کیا نہ کرنے سے نماز فاسد اور باطل ہوجائے گی؟ وغیرہ۔ ان

تمام امور کی معلومات حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا نماز کی صحت اور تکمیل کے لئے ضروری بلکہ لازمی ہے۔ لہٰذا قوم مسلم کے افراد اپنے بچوں کو کمسنی سے ہی نماز پڑھنے کی ترغیب، شوق، تعلیم اور پابندی سے ادا کرنے کی عادت ڈالنے کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں اور ہماری اولاد مسائل کی ادائیگی کے ساتھ بروقت پابندی کے ساتھ صحیح طریقے سے نماز پڑھیں، اس کے لئے وہ ہمیشہ کوشاں اور فکر مند رہتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کو نماز کا عادی بنانے کے لئے بسا اوقات نماز پڑھنے کے لئے اپنے ساتھ مسجد میں لے آتے ہیں۔

''نماز'' کے قانون اور مسائل کی معلومات اور بروقت پابندی سے نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہوئے پیارے آقا و مولیٰ، حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ **''جب تمہارا بچہ سات (۷) سال کا ہو جائے، تو اسے نماز کا حکم دو اور جب وہ دس (۱۰) سال کا ہو جائے تو اسے مار کر بھی نماز پڑھاؤ۔''** (مشکوٰۃ شریف- صفحہ نمبر ۵۵) اس مقدس فرمان نبوی ﷺ کی وجہ سے ہر مسلمان اپنی اولاد کو بچپن سے ہی نماز سے ایسا منسلک کر دیتا ہے کہ نماز کے ساتھ اس کا تعلق وعلاقہ زندگی کی آخری سانس تک رہتا ہے۔ علاوہ ازیں کچی عمر سے ہی نماز کے ساتھ اس کا ناتا و رشتہ، نماز کی اہمیت وعظمت، نماز کی فرضیت وغیرہ امور اس کے دل و دماغ پر نماز کے ساتھ ایک مومن کا اٹوٹ رشتہ کے طور پر منقش ہو جاتا ہے۔ لہٰذا نماز سے رغبت اور نماز کی عظمت وحرمت کے گہرے نقوش اس کے دل و دماغ سے کبھی گھس کر ختم نہیں ہوتے۔

''نماز'' پڑھنے سے ہونے والا ثواب، نماز پڑھنے سے ملنے والا آخرت میں انعام اور نماز پڑھنے کی وجہ سے سماج میں جو عزت وعظمت حاصل ہوتی ہے، اس کی وجہ سے ایک نمازی کو ہمیشہ پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے کی صرف رغبت ہی نہیں بلکہ حوصلہ اور جذبہ حاصل ہوتا ہے۔ دنیا اور آخرت کی بھلائی نماز ہی میں ہے۔ اس حقیقت کا احساس ہی اسے مضبوط عقیدت، اعتماد اور جوش و ولولہ کے ساتھ پوری زندگی بھر نماز پڑھنے کے لئے

اُکساتا ہے اور وہ زندگی کی آخری سانس تک بغیر کسی تھکن، تاخیر، کاہلی، سستی اور مایوسی کے باذوق وشوق نماز پڑھتا ہے اور دوسروں کو بھی نماز پڑھنے کی ترغیب وتلقین کرتا ہے۔

''نماز'' کی فرضیت، اہمیت اور فضیلت کے تعلق سے یہاں تک جو کچھ بھی تذکرہ کیا ہے، اس میں دو (۲) اہم امور کی طرف التفات کرنا اشد ضروری ہے۔ **اول:۔** نماز کی فضیلت اور برکت حاصل کرنے کے لئے نمازی کا صحیح العقیدہ مومن ہونا لازمی ہے۔ بدعقیدہ منافق کہ جو اللہ اور رسول کی شان میں گستاخی کرتا ہو، اُسے نماز کی فضیلت اور برکت حاصل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، کیونکہ اس نے اپنے باطل اور گندے عقائد کی وجہ سے ایمان کی دولت سے ہاتھ دھو ڈالے ہیں۔ ایسا ایمان بغیر کا شخص چاہے کثرتِ تعداد میں نماز پڑھے، کثرت سجود سے اپنی پیشانی کی چمڑی گھس ڈالے، لیکن اس کی نماز بارگاہِ الٰہی میں ہرگز مقبول نہیں۔ **دوم:۔** نماز کی فضیلت اور برکت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کے لئے پڑھی جائے۔ ریاکاری اور دکھاوے کے لئے پڑھی جانے والی نماز غیر مقبول، مردود اور منہ پر ماردی جائے گی۔ پُر اخلاص اور بغیر کسی طمع وریا کے نماز پڑھی جائے، جس میں ریاکاری کی قطعاً آمیزش نہ ہو۔

''نماز'' مقبول ہونے کے لئے مندرجہ بالا مذکورہ دو (۲) امور یعنی ایمان اور اخلاص لازمی ہے۔ ان دونوں کی عدم موجودگی میں نماز لغو اور بے کار ہے۔ ریاکاری یعنی دکھاوے کے لئے نماز پڑھنے والا اگرچہ عنداللہ یعنی اللہ کے نزدیک مردود ضرور ہے لیکن وہ ریاکار نمازی البتہ لوگوں کی نظروں میں نیک، متقی، عبادت گزار، پرہیزگار اور دیندار ہوتا ہے۔ وہ ریاکار نمازی حتی الامکان یہی کوشش کرتا ہے کہ زیادت عبادت دکھا کر لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لوں۔ ایسی نماز کے لئے حدیث میں ارشاد ہے کہ اس کی نماز منہ پر مار دی جائے گی اور وہ ثواب کے بجائے گناہ وعذاب کا حقدار ہوگا۔ قیامت کے دن وہ اپنی

عبادت کے نیک بدلے اور اجر کی اللہ تعالیٰ سے گذارش کرے گا۔ تب اسے صاف کہہ دینے میں آئے گا کہ جن لوگوں کو دکھانے کے لئے تو نے عبادت کی تھی، ان لوگوں سے بدلہ حاصل کر لے۔ الحاصل ریا، دکھاوا اور طمع کی نیت سے پڑھی گئی نماز اور دیگر عبادت بے معنی، بے سود اور لغو ٹھہرے گی۔ اس پر کوئی نیک بدلہ یا انعام نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ اس عبادت کے عوض راحت کے بجائے آفت و مصیبت ہی درپیش ہوگی۔

''**نماز**'' کے لئے اخلاص و خلوص لازمی ہے۔ کوئی شخص خلوص اور اللہ کی خوشنودی کے لئے نماز پڑھ رہا ہے یا ریا اور دکھاوے کے لئے نماز پڑھ رہا ہے۔ اس کا پورا دارو مدار اس کی نیت پر ہے۔ نیت یعنی دل کا ارادہ۔ جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ نماز پڑھنے کا اس کا ارادہ کیا ہے؟ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کے ارادے سے نماز پڑھتا ہے؟ یا لوگوں کو دکھانے کے ارادے سے نماز پڑھتا ہے؟ یہاں پر ایک بات قابل غور و فکر ہے کہ کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے، وہ کس نیت یعنی کس ارادے سے نماز پڑھ رہا ہے؟ اس کی خبر یا تو اس نماز پڑھنے والے کو ہوتی ہے یا دلوں کے ارادوں سے بھی باخبر رب تبارک و تعالیٰ کو ہوتی ہے، اسے نماز پڑھتا ہوا دیکھنے والے لوگوں کو کیا خبر؟ کہ وہ کس ارادے سے نماز پڑھ رہا ہے۔ لوگ تو اس کے ظاہری ارتکاب یعنی نماز پڑھنے کی حرکت کو دیکھ کر نیک گمان کرتے ہوئے اسے بنظر ادب و احترام دیکھیں گے۔ اس کے کام کو سراہیں گے اور اس کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے اسے متقی اور مقتدا گردانیں گے۔

''**نماز**'' ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کی فرضیت و فضیلت قرآن و حدیث سے ثابت ہونے کی وجہ سے کسی بھی فرقے کے لوگوں کو اس میں شک و شبہ نہیں بلکہ تمام کے سر تسلیم خم ہیں۔ نماز کی فرضیت اور اہمیت پر ہر فرقے کے لوگ متفق ہیں اور نماز کی فضیلت کے سلسلے میں بھی تمام فرقے کے لوگ بیک زبان ''**آمَنَّا وَ صَدَّقْنَا**'' ہیں۔ لہذا پوری

ملت اسلامیہ میں ایک شخص بھی ڈھونڈھنے سے بھی نہیں ملے گا جو نماز کی فرضیت و فضیلت کا مخالف اور منکر ہو۔ نماز کی فرضیت و فضیلت کی مخالفت کرنے والا پورے عالم اسلام میں ذلیل و خوار ہوگا۔

''**نماز**'' تمام عبادات میں افضل و اعلیٰ اس درجہ مُسلّم ہے کہ نماز کی فرضیت، اہمیت، فضیلت، احترام، تعظیم، ادب اور وقار کا ہر جاہل اور ہر اَن پڑھ مسلمان بھی بلا شک و تامل و تفکر اقرار و اعتراف کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ریاکاری اور دکھاوے کی غرض سے نماز پڑھنے والے مکار اور ریاکار نمازی کے خلاف بھی بولتے ہوئے لوگ جھجکتے ہیں، اگر کبھی کسی ریاکار کی ریاکاری اور مکاری کا پردہ چاک ہو بھی جاتا ہے، تب بھی لوگ یہی کہہ کر من کو منا لیتے ہیں اور درگزر کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں کہ **چاہے کیسا بھی ہے۔ اللہ کا نام تو لے رہا ہے۔ نماز پڑھ کر اللہ کے دربار میں جھک رہا ہے۔**

''**نماز**'' کے لئے لوگوں کا حد درجہ ادب و احترام اور تعظیم و توقیر کا رویّہ اور نماز پڑھنے والے کے ساتھ حسن سلوک کے نرم برتاؤ کا ناجائز فائدہ اُٹھانے والے اور نماز کی آڑ میں لوگوں کو دھوکہ دینے والے منافقین ابتدائے اسلام سے وجود میں ہیں۔ اسلام کے ابتدائی عہد میں منافقین بظاہر مومن بنتے تھے۔ نماز، روزہ وغیرہ اسلامی ارکان و فرائض بخوبی انجام دیتے تھے لیکن باطن میں اسلام کے سخت دشمن تھے۔ باہر سے مسلمان اور اندر سے کافر تھے۔ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے نماز پڑھتے تھے، قرآن شریف کی تلاوت کرتے تھے، روزے بھی پابندی سے رکھتے تھے۔

''**نماز**'' کو ڈھال بنا کر منافقین اپنی تحریک منظم طریقے سے چلاتے تھے۔ ایسے منافقین ایک دو کی تعداد میں نہیں تھے، بلکہ بڑی کثرت سے تھے، یہاں تک کہ منافقین کی ایک پوری جماعت تھی، جو ظاہر میں اسلام کا کلمہ پڑھتے تھے۔ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتے تھے۔ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ عقیدت و محبت کا اظہار

کرتے تھے لیکن جب اپنے ہم خیال اور ہم عقیدہ لوگوں کے ساتھ جمع ہوتے تھے، تب معاذ اللہ حضور اقدس ﷺ کے خلاف بکواس کرتے تھے، آپ کی شانِ عالی میں گستاخی اور توہین کرتے تھے اور آپ کی ذاتِ گرامی کا مذاق اڑاتے تھے، ٹھٹھا کرتے تھے، ہنستے تھے لیکن ظاہر میں مومن کا روپ رچاتے ہوئے لمبی لمبی اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تاکہ کسی کو ان پر شبہ نہ ہو۔ ان کے مومن ہونے میں کوئی شک نہ کرے اسی لئے ہی وہ نماز پڑھتے تھے۔ نماز کو انہوں نے آڑ بنا کر دھوکہ دیا تھا۔ ان کو نماز پڑھتا دیکھ کر لوگ انہیں مسلمان سمجھتے تھے۔

"نماز" جیسی افضل العبادات کو سپر (ڈھال) بنا کر زمانۂ ماضی کے منافقین کی دھوکہ بازی کو دورِ حاضر کے منافقین نے اپنا آئین واصول بنا کر ملت اسلامیہ کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے۔ نماز کی آڑ میں توہین رسول پر مشتمل اپنے باطل عقائد ونظریات کی نشر و اشاعت کر کے بے شمار بھولے بھالے مسلمانوں کی دولت ایمان پر دن دہاڑے ڈاکہ ڈالنے کی مذموم اور قبیح حرکت کی ہے۔

"قرآن شریف میں منافقین کا بیان"

قرآن شریف میں منافقین کے تعلق سے متعدد مقامات پر بیان ہے۔ بلکہ قرآن شریف کے اٹھائیسویں ۲۸ پارہ میں ایک سورۃ بنام "سورۃ المنافقون" نازل ہوئی ہے۔ قارئین کرام کی ضیافت طبع کی خاطر چند آیات پیش خدمت ہیں:۔

▣ قرآن شریف میں منافقین کی فطرت اور عادت کا ذکر اس طرح ہے کہ:۔

" وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ "

حوالہ:۔ قرآن شریف، پارہ نمبر۔۱، سورۃ البقرہ، آیت نمبر۔۱۴

ترجمہ:۔ "اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں، تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں۔" (کنز الایمان)

اس آیت میں یہ بیان ہے کہ منافقین جب ایمان والے مسلمانوں سے ملتے تھے، تب ایسا کہتے تھے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں لیکن جب اپنے کافر سرداروں کے پاس جاتے تھے، تو یہ کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ یعنی ہم ایمان نہیں لائے۔ مسلمانوں سے جھوٹ بول کر انہیں دھوکہ دے کر ان کی ہنسی اڑاتے ہیں۔

منافقین صرف مسلمانوں سے ہی جھوٹ نہیں بولتے تھے بلکہ خود **حضور اقدس، رحمت عالم** ﷺ کے ساتھ بھی جھوٹ بولتے تھے۔ جب منافقین خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تھے، تب حضور اقدس، رحمت عالم ﷺ کی رسالت کا اقرار کرتے ہوئے اس طرح عرض کرتے تھے کہ:۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۞ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ.

حوالہ:۔ قرآن شریف، پارہ نمبر۔۲۸، سورۃ المنافقون، آیت نمبر۔۱ تا ۳

ترجمہ:۔ ’’ جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال ٹھہرالیا۔ تو اللہ کی راہ سے روکا۔ بیشک وہ بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے، تو ان کے دلوں پر مُہر کردی گئی۔ تو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔‘‘ (کنزالایمان)

مندرجہ بالا آیات کا ماحصل یہ ہے کہ منافقین حضور اقدس ﷺ کے ساتھ بھی بناوٹ اور دھوکہ بازی کی مذموم حرکت کرتے تھے۔ منافقین حضور اقدس ﷺ کی رسالت کا اقرار واعتراف کرتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے محبوب اعظم ﷺ سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے محبوب! آپ کی نبوت و رسالت کا اقرار واعتراف کرنے والے منافقین جھوٹے ہیں۔ منافقین نے صرف جسمانی ضرر سے محفوظ رہنے کی غرض سے اسلام قبول کرنے کا سوانگ رچایا ہے، تاکہ کفر کے جرم کی سزا سے بچ جائیں۔

منافقین ایمان کے اقرار کا ناٹک رچا کر امن و امان کا پروانہ حاصل کر لیتے تھے۔ بظاہر مسلمان بن کر مسلمانوں کے ساتھ خلط ملط کرتے تھے اور مخفی طور پر دین اسلام کو نقصان پہنچانے کی منظّم سازشیں کرتے تھے، بظاہر خود تو حضور اکرم ﷺ پر ایمان لے آنے کا اقرار و اعلان کرتے تھے لیکن خفیہ طور پر دوسروں کو حضور اقدس ﷺ پر ایمان لانے سے روکتے تھے۔ اور جو لوگ ایمان لا چکے تھے، انہیں جہاد سے روکتے تھے۔ جہاد کے محاذ پر جانے کا ارادہ کرنے والے کو فاسد مشورہ دے کر بہکاتے تھے کہ اگر جنگ میں تم قتل ہو گئے، تو تمہارے بیوی بچے بیوہ اور یتیم ہو کر بے سہارا بن جائیں گے۔ وہ کیسے

زندگی بسر کریں گے؟ کس کے سہارے پر رہیں گے؟ ان کا نان نفقہ کون دے گا؟ وغیرہ خیالی خوف اور اہل وعیال کی محبت و ہمدردی کی مرکب بات بنا کر ایک خیر اندیش کی حیثیت سے گمراہ کن مشورہ دے کر مجاہدین کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کی حرکت و سازش کرتے تھے۔ منافقین کا یہ ارتکاب نہایت قبیح ہے۔ اس طرح کی رزیل حرکت کی طرف ان کی رغبت کا صرف ایک ہی سبب ہے کہ انہوں نے صرف زبان سے ایمان کا اقرار کیا تھا اور دل سے یعنی حقیقت میں وہ کافر ہی تھے۔ ایمان و اسلام کا اقرار صرف دھوکہ دینے کی غرض سے ہی کیا تھا۔ حقیقت یہ تھی کہ ان کو ایمان سے دور کا بھی کوئی علاقہ نہ تھا۔ وہ کفر و شرک کے گناہ عظیم کے مرتکب و مجرم ہی تھے۔

ایسے دھوکہ باز منافقوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کردی ہے اور مہر لگ جانے کی وجہ سے وہ کوئی بھی بات سمجھ نہیں سکتے۔ قرآن شریف میں منافقوں کے دلوں پر مہر لگ جانے کا ذکر ہے۔ دلوں پر مہر لگ جانے کا ذکر فرمانے میں ایک عظیم حکمت و فلسفہ ہے۔ جس کو بآسانی سمجھنے کے لئے ایک مثال پیش ہے۔ پوسٹ آفس کی ڈاک کے ذریعہ بھیجے جانے والے خط یا پارسل کو جب مہر (**Seal**) لگادی جاتی ہے، تو اب اس خط یا پارسل میں کوئی چیز ڈالی نہیں جاسکتی یا اس کے اندر سے کوئی چیز نکالی نہیں جاسکتی۔ اسی طرح منافقوں کے دلوں کو مہر لگا دینے کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے دلوں کے اندر جمع شدہ کفر و شرک کی غلاظت و گندگی کو باہر نکال کر دلوں کو صاف ستھرا کر کے صیقل بنانے کا اب کوئی امکان نہیں۔ اسی طرح ایمان و اسلام کی کوئی بھلائی اب ان کے دلوں میں داخل ہو سکے، یہ بھی ممکن نہیں۔

منافقوں نے ایمان والوں کو اور ایمان والوں کے ایمان کی جان، جان عالم و رحمت عالم ﷺ کو اذیّت و تکلیف پہونچا کر پریشان کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ علاوہ ازیں حضور اقدس ﷺ کی شانِ عالی وقار میں گستاخی اور توہین کرنے کا کوئی بھی

موقع جانے نہ دیتے تھے بلکہ کسی نہ کسی بہانے موقعہ فراہم کر کے توہین وتنقیص کرنے کی سعیٔ بے جا کرتے ہی رہتے تھے۔ جب کبھی توہین رسالت کرنے کی ان کی سازش پکڑی جاتی تھی اوران سے اس کے تعلق سے تفتیش کی جاتی تھی، تب وہ یہ بہانہ کر دیتے تھے کہ ہم نے یہ بات واقعی اور حقیقت کے طور پر نہیں کی ہے بلکہ ہم نے دل لگی کرنے کے لئے صرف ہنسی مذاق میں ایسا کہا ہے۔ منافقین کے اس خلاصے اور بہانے کا ردِ بلیغ فرماتے ہوئے رب تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

" وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۞ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ."
حوالہ:۔ قرآن شریف، پارہ نمبر۔۱۰، سورۃ التوبہ، آیت نمبر۔۶۵ اور ۶۶
ترجمہ:۔ **''اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔ تم فرماؤ کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو؟ بہانے نہ بناؤ، تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔''** (کنزالایمان)

مندرجہ بالا آیات میں منافقین کو صاف لفظوں میں ''کافر'' کہا گیا ہے۔ آیت شریف کے الفاظ پر توجہ دیں۔ **"قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ"** یعنی **''تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر''** قارئین کرام انصاف فرمائیں کہ قرآن شریف میں صاف اور صریح لفظوں میں ارشاد رب تعالیٰ ہے کہ **''منافقین ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔''** لیکن افسوس! دورِ حاضر کا صلح کلی مولوی یہ کہتا ہے کہ **''کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیے''**۔ حالانکہ ہنسی آئے ایسی بیوقوفی پر مشتمل بات کہہ رہا ہے۔ پہلے خود ہی اسے کافر کہہ رہا ہے اور پھر ممانعت بھی کر رہا ہے۔ کس بات کی ممانعت؟ کافر کہنے کی۔

کس کو کافر کہنے کی ممانعت کر رہا ہے؟ اس کو کہ جس کو پہلے خود کافر کہہ رہا ہے۔ بیوقوفی کی حد ہو گئی۔ جسے جو کہنے سے منع کر رہا ہے وہی منع کیا ہوا خطاب پہلے خود کہہ رہا ہے۔

خیر! منافقین کیوں کافر ہو گئے؟ ایسا کون سا جرم انہوں نے کیا تھا کہ جس کے ارتکاب کی وجہ سے وہ دائرۂ ایمان سے خارج ہو کر کافر ہو گئے؟ جواب اسی آیت میں موجود ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے **''اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ''** ترجمہ:۔ **''کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو؟''** ثابت ہوا کہ اللہ کے ساتھ، اللہ کی نشانیوں کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے ساتھ استہزا یعنی ہنسی مذاق کرنے سے بھی ایمان تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اس آیت میں جن کی ہنسی اُڑانے سے ایمان برباد ہو جانے کا ذکر ہے، ان میں **(۱) اللہ تبارک وتعالیٰ (۲) اللہ کی آیتیں یعنی نشانیاں اور (۳) اللہ کے رسول** کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ دورِ حاضر کے منافقین کی پراگندہ اور گندی ذہنیت کی شرارت ماضی کے منافقین سے بھی دو نہیں بلکہ چار قدم آگے ہے۔ کیونکہ ماضی کے منافقین ٹھٹھا اور مسخری کی حد تک محدود رہ کر اللہ و رسول کی بارگاہ کے باغی بنے تھے، لیکن دورِ حاضر کے منافقین سخت اور گندے لفظوں میں توہین کرتے ہیں۔ لہٰذا دورِ حاضر کے منافقین وہابی، نجدی، دیوبندی، تبلیغی، اہل حدیث وغیرہ ماضی کے منافقین سے بھی زیادہ خطرناک منافق ہیں۔

''منافقین جہنم کے کس طبقہ میں ہونگے؟''

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد عالی قرآن شریف میں ہے کہ:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا.
حوالہ:۔ قرآن شریف، پارہ نمبر۔۵، سورۃ النساء، آیت نمبر۔۱۴۵

ترجمہ:۔ ''بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں۔'' (کنزالایمان)
تفسیر:۔ ''منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا میں اظہار اسلام کر کے مجاہدین کے ہاتھوں سے بچا رہا ہے اور کفر کے باوجود مسلمانوں کو مُغالطہ دینا اور اسلام کے ساتھ اِستہزاء کرنا اس کا شیوہ رہا ہے۔'' (تفسیرخزائن العرفان)

مندرجہ بالا آیت کریمہ میں منافقین کے جرم کی شدّت کی وجہ سے انہیں جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں رکھنے کا ذکر فرمایا گیا اور اس کا سبب یعنی ان کے جرم کی شدت اور تندی کا سبب آیت کی تفسیر میں بیان کردیا گیا ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ منافقین کا جرم کفار اور مشرکین سے بھی زیادہ شدید اور گھٹیا قسم کا ہے۔

قیامت کے دن ہر ایک کی نیکی اور بدی کا حساب کیا جائے گا اور ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق انعام یا عذاب دیا جائے گا۔ نیکی کا انعام اور بدلہ جنت ہے جب کہ بدی کا عذاب وسزا جہنم ہے۔ ہر جرم وگناہ کے لئے الگ الگ احکام ہیں اور اس جرم کی حیثیت وکیفیت کے مطابق سزا متعین کی گئی ہیں اور الگ الگ سزا بھگتنے کے لئے جہنم کے بھی مختلف طبقات ہیں اور جہنم کے ہر طبقے میں مختلف تکالیف اور اذیت پر مشتمل عذاب بھگتنا پڑے گا۔ لیکن جہنم کے مختلف طبقات میں سے سب سے زیادہ خطرناک، سخت، ناقابل برداشت، دردناک عذاب سے بھرپور کوئی طبقہ ہے تو وہ جہنم کا سب سے نچلا (**Bottom**) طبقہ ہے اور اس طبقے میں سب سے زیادہ خطرناک مجرموں کو عذاب بھگتنے کے لئے ڈالا جائے گا۔

کافر، مشرک، یہودی، عیسائی، آتش پرست وغیرہ اپنے کفریہ اور شرکیہ عقائد و

ارتکاب کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے، جہاں انہیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔ مذکورہ کفار ومشرکین سے بھی زیادہ دردناک عذاب کن کو دیا جائے گا؟ یعنی جہنم میں سب سے زیادہ دردناک عذاب کی سزا کس کو دی جائے گی؟

- ▣ **پتھر کو معبود سمجھ کر اس کی پوجا کرنے والے مشرک کو؟**
- ▣ **توحید ورسالت کا کھلم کھلا انکار کرنے والے کافروں کو؟**
- ▣ **حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کہنے اور ماننے والے اور حضرت عیسٰی کو خدا کا شریک ماننے والے عیسائیوں کو؟**
- ▣ **حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا شریک ماننے والے یہودیوں کو؟**
- ▣ **آگ کو مختار کل مان کر اس کی پوجا کرنے والے آتش پرستوں کو؟**
- ▣ **اسلام کی حقانیت کا انکار کر کے، اسلام کی مخالفت وعداوت کر کے دیگر مذاہب باطلہ کو اختیار کر کے ان مذاہب باطلہ کا اتباع کرنے والے باطل پرستوں کو؟**

نہیں۔۔۔۔

بے شک! مذکورہ کفار، مشرکین، عیسائی، یہودی، آتش پرست وغیرہ کو ضرور جہنم میں ڈالا جائے گا اور جہنم میں انہیں مختلف قسم کے دردناک عذاب دیئے جائیں گے۔

لیکن سب سے زیادہ دردناک اور سخت عذاب اسے دیا جائے گا۔۔۔

- ▣ **جو ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا کلمہ پڑھنے والا ہوگا۔**
- ▣ **جو نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور دیگر اسلامی ارکان ادا کرنے والا ہوگا۔**
- ▣ **جو دیکھنے میں اور عمل کرنے میں مسلمان، نیک، متقی اور پرہیزگار ہوگا۔**
- ▣ **جو ہمیشہ قرآن وحدیث کے ضمن میں ہی گفتگو کرتا ہوگا۔**
- ▣ **جو لوگوں کو نیک عمل کرنے کی اور گناہوں سے بچنے کی نصیحت کرتا ہوگا۔**

- جولوگوں کونماز،روزہ اور دیگر اسلامی افعال پر عمل کرنے کی تعلیم ونصیحت کرتا ہوگا۔
- جودین اسلام کی تعلیم کی نشرواشاعت کے لئے دن رات کوشاں رہتا ہوگا۔
- جواپنی میٹھی زبان اور اپنے متواضع اخلاق کی وجہ سے قوم مسلم کا معزز فرد ہوگا۔
- جوعلم وعمل کے معاملے میں عروج کی منزل پر متمکن ہونے کی وجہ سے قوم مسلم کے مذہبی پیشوا اور مقتداء کی حیثیت رکھتا ہوگا۔
- جولوگوں کو نیک عمل کرنے کی ترغیب دے کر جہنم سے نجات اور دخول جنت کا یقین دلاتا ہوگا۔

مگر ...... ہائے افسوس ...... ہائے افسوس !!!

قوم کے لوگوں کو دخول جنت کا یقین دلانے والا خود جہنم کے سب سے دردناک عذاب والے طبقہ میں اذیت بھگت رہا ہوگا۔

کیوں؟ ایسا کیوں ہوگا؟

اس نے نماز کی بے شمار رکعتیں پڑھی تھیں، وہ کیا ہوئیں؟ شریعت کی پابندی کے لئے زندگی بھر جو مجاہدہ کیا تھا، وہ کیا ہوا؟ کیا اس کا علم اور عمل بھی اسے جہنم کے دردناک عذاب سے بچا نہ سکا؟ تقویٰ اور پرہیزگاری کی زندگی، خدمت دین، خلق خدا کی خدمت، خیرات، سخاوت بھی اسے کام نہ آئے؟ زندگی بھر کی ہوئی نیکیاں کیا رائیگاں اور اکارت ہوئیں؟ ایسا کیا ہوا؟ کیوں ہوا؟ کیسے ہوا؟

جواب صاف ہے۔ اس کے ظاہری روپ اور اس کی وضع قطع دیکھ کر تو ایسا ہی محسوس ہو کہ جناب آسمان سے سیدھے ٹپک کر دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ جناب کے طور طریقے فرشتہ صفت ہوں، ایسا گمان ہو۔ ہاتھ میں لٹکتی تسبیح مسلسل گھومتی ہی رہتی ہے۔

ذکر الٰہی میں مشغول ہو کر ہر لمحہ اس کے ہونٹ ہمیشہ پھڑپھڑاتے رہتے ہیں اور نماز......؟ نماز تو ایسی پڑھتا ہے کہ دیکھنے والا دنگ رہ جائے۔ طویل قرأت کر کے قیام کی حالت میں خشوع وخضوع کا ایسا مظاہر کرتا ہے کہ گویا دنیا و مافیہا سے بےخبر و بے نیاز ہو کر ایک ستون کی طرح استقرار کی کیفیت میں کھڑا ہے۔ اور جب سجدہ میں جاتا ہے، تب ایسا لگتا ہے کہ سجدہ کی حالت میں ہی اس کے جسم اور روح کا رشتہ منقطع ہوگیا ہے اور وہ بے روح جسم لے کر بحالت سجدہ زمین سے جکڑ گیا ہے۔ لمبے لمبے سجدے اور سجدہ میں ارادۃً اپنی پیشانی کو زمین سے زور سے خوب رگڑنے کی وجہ سے اس کی پیشانی کی جلد سیاہ ہو چکی ہے اور پیشانی کی سیاہی اس کے پکے نمازی ہونے کا ثبوت دے رہی ہے کہ عام حالت میں بھی اُسے دیکھنے والا پہچان لیتا ہے کہ اس کی جبیں کی کالک نماز کی نشانی کے روپ میں اس کے عبادت گذار ہونے کی گواہی دیتی ہے۔ اس کا نماز پڑھنے کا طریقہ، خشوع، خضوع، توجہ، عاجزی، فروتنی، گڑگڑانا، خوف خدا سے لرزنا، انکساری وغیرہ دیکھ کر ایسا لگے کہ یہ خدا سے لَو لگا کر عبادت میں ایسا مصروف ہے کہ یاد خدا کے گہرے سمندر میں غرق ہو کر اپنے آس پاس بلکہ خود اپنے آپ سے بے خبر ہوگیا ہے۔ گویا اسے دنیا اور دنیا والوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں۔

ایسا نمازی ظاہری صورت میں چاہے نیک، متقی اور بھلا معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا باطنی روپ نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ اس کا ظاہری روپ ایک پکے نمازی اور نیک انسان کا ہوتا ہے۔ مگر حقیقت میں تمام مخلوق سے بدتر ہوتا ہے۔ اس کا ظاہری روپ رنگ دیکھ کر اچھے بھلے لوگ متاثر ہو جاتے ہیں اور اس کے لئے اپنے دل میں احترام و ادب کا نرم گوشہ بنا لیتے ہیں۔ اس نوٹنکی کی نماز دیکھ کر اس کی نماز کے مقابلے میں ہم اپنی نماز کو حقیر و ہیچ سمجھنے لگتے ہیں۔ اس کے تقویٰ اور پرہیزگاری کا نمائشی جلوہ دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سچا پرہیزگار، نیک اور متقی تو یہی شخص ہے۔ اس کے تقویٰ اور

پرہیزگاری کے مقابلے میں ہماری نیکی کی کوئی حیثیت و وقعت ہی نہیں۔مگر...... یاد رکھو......**خبردار ہوجاؤ......** ایسے نوٹنکی اور بناوٹی نمازی اور بناوٹی دیندار کی مکمل تفصیل غیب جاننے والے پیارے آقا ومولیٰ ﷺ نے مقدم پیشین گوئی کے طور پر بیان فرمادی اور اپنے بھولے بھالے اور بے خبر امتیوں کو آگاہ فرمادیا۔

ایک حدیث شریف اسی عنوان کے ضمن میں پیش خدمت ہے:۔

عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنھما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَيَكُوْنُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَ يُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ (وفی روایة :يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ) يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوْقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ إِلٰى كِتَابِ اللهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلٰى بِاللهِ مِنْهُمْ قَالُوْا :يَارَسُوْلَ اللهِ مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ :التَّحْلِيْقُ.

وفی روایة : عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ : سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ وَ التَّسْبِيْدُ .رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه مُخْتَصَرًا وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

حوالہ :

(۱) ''سنن أبی داوٗد'' از :۔ امام سلیمان بن اشعث بن شداد ابی داؤد المتوفی ۲۷۵ھ، مطبوعہ : جرمنی،

ناشر :۔ جمیعتہ المکنز الاسلامی، قاھرہ۔مصر۔ سن طباعت ۱۴۲۱ھ، جلد نمبر: ۲، حدیث نمبر : ۴۷۶۷، باب نمبر : ۳۱، کتاب السنة، صفحہ نمبر : ۸۰۲

(۲) ''سنن أبی داوٗد'' مطبوعہ :۔ مکتبہ بلال، دیوبند، صفحہ نمبر :۶۵٦

◈ مندرجہ بالا حدیث کا اردو ترجمہ :

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :عنقریب **میری امت میں اختلاف اور تفرقہ بازی ہوگی، ایک قوم ایسی ہوگی کہ وہ لوگ گفتار کے اچھے اور کردار کے برے ہوں گے، قرآن پاک پڑھیں گے،** جو ان کے گلے سے نہیں اترے گا (اور ایک روایت میں ہے کہ تم **اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے**) وہ دین سے ایسے **خارج جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج** ہو جاتا ہے، اور واپس نہیں آئیں گے، جب تک تیر کمان میں واپس نہ آجائے۔ **وہ ساری مخلوق میں سب سے برے ہوں گے، خوشخبری ہو اسے جو انہیں قتل کرے اور جسے وہ قتل کریں۔ وہ اللہ عزوجل کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا،** صحابہ کرام نے عرض کیا :یارسول اللہ !ان کی نشانی کیا ہے؟فرمایا :سر منڈانا۔

ایک اور روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح فرمایا :ان کی نشانی سر منڈانا اور اکثر منڈائے رکھنا ہے۔

قارئین کریم! مندرجہ بالا حدیث شریف کے الفاظ کو غور و فکر کے ساتھ اور بنظر عمیق مطالعہ فرمائیں گے، تو یقین کے درجہ میں ثابت ہوگا کہ **علم غیب جاننے والے پیارے آقا و مولیٰ** ﷺ نے ''بدمذہب منافقین'' کی علامات کے تعلق سے جو پیشین گوئی ارشاد فرمائی تھی، وہ اتنی سچی اور درست تھی کہ وہ پیشین گوئی دور حاضر کے بدمذہب منافقین کی رفتار و گفتار سے حرف بہ حرف صادق ثابت ہوتی ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے مستقبل میں دین سے منحرف ہو جانے والے بدمذہبوں کی جو علامتیں اور نشانیاں بیان فرمائی ہیں، ان میں سے چند ذیل میں مرقوم ہیں:

- **ان بدمذہبوں کی گفتار یعنی بات چیت کا طریقہ اچھا ہوگا۔**
- **ان کا سلوک یعنی برتاؤ خراب ہوگا۔**
- **ایسی نمازیں پڑھیں گے کہ ان کی نماز کے مقابلے میں ہم اپنی نماز کو حقیر سمجھیں گے۔**
- **قرآن کی تلاوت کریں گے، لیکن قرآن کے ارشادات پر عمل نہیں کریں گے۔**
- **ایسے روزے رکھیں گے کہ ان کے روزے کے مقابلے میں ہم اپنے روزے کو حقیر سمجھیں گے۔**
- **دین اسلام سے نکل جائیں گے اور واپس نہیں لوٹیں گے۔**
- **اللہ کی کتاب قرآن کی طرف لوگوں کو بلائیں گے، لیکن قرآن سے ان کو کوئی تعلق نہ ہوگا۔**
- **سر گھٹائیں گے یعنی سر کے سب بال منڈوا کر ٹکلو بنیں گے۔**

دورِ حاضر کے بدمذہب منافقین میں یعنی وہابی، دیوبندی، تبلیغی، غیر مقلد اہلحدیث وغیرہ میں مذکورہ بالا علامات کامل طور پر پائی جاتی ہیں۔

''منافقین گمراہیت پھیلانے کے لئے ہمیشہ نماز کی آڑ لیتے ہیں''

جیسا کہ اوراق سابقہ میں بتایا گیا ہے کہ ''نماز'' ایک ایسی قابل احترام اور متفقہ طور پر مقبول عبادت ہے کہ اس کا انکار یا مخالفت کوئی بھی کر سکتا ہی نہیں۔ پوری ملّت اسلامیہ نماز کی فرضیت و اہمیت کی قائل ہے۔ یہاں تک کہ نماز نہ پڑھنے والا بھی نماز اور نمازی کے ادب و احترام کا عقیدہ اور جذبہ رکھتا ہے۔ نماز کے ساتھ ملّت اسلامیہ کے ادب و احترام کے جذبے کا دور حاضر کے بدعقیدہ منافقین بھرپور ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور نماز کی آڑ میں اپنے گندے اور باطل عقائد کی نشر و اشاعت کی مذموم تحریک چلاتے ہیں۔

ہمیشہ یاد رکھو کہ کبھی بھی کوئی بدعقیدہ یہ کہہ کر آپ کے پاس نہیں آئے گا کہ میں تمہیں اپنے عقائد باطلہ سکھانے آیا ہوں، بلکہ ہمیشہ یہی کہے گا کہ میں تمہیں نماز کی تعلیم دینے آیا ہوں۔ میں تمہیں نماز کا طریقہ، نماز کے مسائل اور فضائل کی معلومات فراہم کرنے آیا ہوں۔ میری زندگی کا صرف اور صرف مقصد یہی ہے کہ لوگوں کو کلمہ اور نماز سکھاؤں اور اس کی تعلیم دوں۔ میں آپ کے پاس کوئی دنیوی غرض اور فائدہ حاصل کرنے کی لالچ لے کر نہیں آیا۔ مجھے آپ سے کچھ نہیں لینا۔ میں آپ کے پاس صرف ''کلمہ'' کے رشتہ اور اسلامی اُخوت کے جذبہ سے آپ کی دینی خدمت کرنے حاضر ہوا ہوں۔ میں آپ کا دینی بھائی، خادم، ہمدرد، خیر خواہ، خیر اندیش اور راہنما ہوں۔ اللہ کا

پیغام اور اللہ کا دین سکھانے آیا ہوں۔ میرے محترم! نماز پڑھنا سیکھ لو اور ہمیشہ پابندی سے نماز پڑھو۔ پھر دیکھو کہ نماز کی برکت سے کیسے کیسے دینی اور دنیوی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ تمہاری مالی حالت سُدھر جائے گی۔ مال و دولت کے اعتبار سے قوی اور مضبوط ہو جاؤ گے۔ تمہاری غربت اور مفلسی دور ہو جائے گی۔ علاوہ ازیں نماز کی برکت سے تمہاری زندگی مکمل طور پر اسلامی زندگی بن جائے گی۔ نیکیوں کی توفیق اور رغبت پیدا ہو جائے گی اور گناہوں سے نفرت اور اجتناب کا جذبہ اور حوصلہ پیدا ہو جائے گا۔ لہٰذا اللہ کی نعمتوں، رحمتوں، برکتوں اور عنایتوں سے سرفراز ہوگے اور تمہاری دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں گے۔

مذکورہ پند و نصائح پر مشتمل باتیں اپنی میٹھی زبان سے ایسے نرم اور ریشمی انداز میں آپ کے سامنے پیش کرے گا کہ آپ پانی پانی ہو جائیں گے اور نہایت متاثر ہو کر اس سے مانوس ہو کر اس کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ بلکہ نماز کے نام پر اس کی تحریک سے متفق ہو کر اس میں شامل ہو جائیں گے۔ آپ صرف نماز کے نام پر ہی اس کی شکاری جال میں پھنس کر شکار بن جائیں گے۔ کیونکہ نماز ایک ایسی محترم، معزز، معظم اور واجب الاحترام عبادت ہے کہ کوئی بھی شخص، کسی بھی حال میں نماز کی اہمیت کا انکار اور خلاف نہیں کر سکتا۔

نماز کے نام پر، نماز سکھانے کے بہانے اور نماز کی اہمیت اور فضیلت کی تعلیم کی آڑ میں منافقین تمہارے گاؤں، شہر، محلّہ اور مسجد میں بآسانی داخل ہو جائیں گے اور وہ صرف نماز ہی کی بات کریں گے۔ نماز پڑھیں گے، نماز پڑھائیں گے، نماز بتائیں گے، نماز سکھائیں گے، نماز کی اہمیت اور فضیلت سنائیں گے، نماز کا طریقہ اور مسائل ہی بیان کریں گے، پابندی سے نماز پڑھنے کی تاکید کریں گے، نماز نہ پڑھنے پر عذاب و سزا کی وعید کا وعظ کریں گے، نماز پڑھنے سے کیا کیا برکتیں حاصل ہوتی ہے، اس کا خطبہ پڑھیں

گے، الحاصل! تمہارے یہاں کے ماحول کو نماز کے نام پر ہی گرما دیں گے، فضا میں نماز...... نماز...... اور نماز...... صرف نماز ہی کی صدا بلند کریں گے۔ لوگوں کے کانوں میں ہر وقت صرف نماز ہی کی گونج سنائی دے گی۔ ہر شخص نماز کے نام پر مرعوب و مبہوت ہو کر ان کا گرویدہ بن جائے گا۔ ان کی تائید اور توثیق میں لوگ آگے آنے لگیں گے۔ ان کے عقائد کیا ہیں؟ یہ کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟ کیوں آئے ہیں؟ ان تمام ضروری امور سے بے پرواہ ہو کر صرف نماز کے نام پر لوگ ان کے ساتھ جُڑ جائیں گے۔ اگر کسی دور رس نگاہ رکھنے والے کو ان کے عقائد و نظریات کی تحقیق و تفتیش کا خیال آئے گا، تو وہ بھی اب تحقیق کرنے سے جھجک محسوس کرے گا۔ کیوں کہ نماز کے نام پر پوری قوم پر ان کا جادو چل گیا ہے۔ اب کس میں ہمت ہے کہ نماز کا عظیم مشن لے کر آنے والے گروہ کی مخالفت کرے۔

بس! اپنا کام بن گیا۔ اپنا مشن کامیاب ہو گیا۔ نماز کے نام پر پھینکی ہوئی جال میں لوگ آباد پھنس چکے ہیں۔ اب لوگوں کو مزید پھانسنے اور اپنا معتقد و متبع بنانے کے لئے عبادت و ریاضت کا ناٹک شروع کر دو۔ اور اسی منصوبہ کے تحت وہ منافقین مسجد میں ڈیرا ڈال کر لمبی لمبی نمازیں، ذکر و اذکار، اوراد و وظائف اور دیگر عبادت کے دکھاوے کا اور سراسر ریاکاری پر مشتمل عبادت کرنے کا ناٹک شروع کر دیں گے۔

ان منافقین کے ظاہری شور شرابے، ان کی وضع قطع، عبادت اور ریاضت کی مداومت، ذکر و اذکار کی مشغولیت سے لوگ نہایت متاثر ہو کر یہ کہنے لگیں گے کہ دین و ملّت کے یہ خدمتگار چاہے جس کسی فرقہ سے نسبت رکھتے ہوں، اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے؟ ایک عرصۂ دراز سے یہ لوگ ہمارے یہاں مقیم ہیں لیکن انہوں نے کبھی بھی کوئی اختلافی بات نہیں چھیڑی اور نہ ہی انبیاء و اولیاء کی شانِ عالی میں توہین آمیز ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہیں نکالا بلکہ اس کے برعکس وہ اپنے ہر بیان میں بزرگانِ دین کا ذکرِ خیر کرتے ہیں، بزرگوں کی سوانح حیات کے واقعات سنا سنا کر ان کی عظمت جتاتے ہیں اور

ہمیں بزرگانِ دین کا معتقد بنا کر ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی ہدایت و نصیحت کرتے ہیں۔ ہمیں کلمہ و نماز سکھا کر دین کی سچّی تعلیم دیتے ہیں۔ مولویوں کے جھگڑوں میں پڑ کر دین کے ان سچّے مبلغوں کی ہرگز مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔ کیسے سیدھے سادے اور نیک طبیعت و فطرت کے یہ لوگ ہیں۔ شریعت کے چُست پابند ہیں۔ تقویٰ اور پرہیزگاری ہی ان کا شعار ہے۔ کیسی یک سوئی اور توجہ سے نماز پڑھتے ہیں۔ بالکل سکون و اطمینان سے خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ان کی نماز کے سامنے ہماری نماز کی کوئی بساط ہی نہیں۔ ان کی نماز کے مقابلے میں ہماری نماز حقیر و ہیچ ہے۔ یہی لوگ ہی صحیح معنوں میں نماز پڑھتے ہیں۔

مخبرِ صادق، عالم ما کان و ما یکون ﷺ نے ٹھیک یہی الفاظ منافقین کے تعلق سے کی ہوئی پیشین گوئی میں ارشاد فرمائے ہیں کہ ان بدمذہب منافقین کی نمازوں کو دیکھ کر لوگ یہی کہیں گے۔ وہ حدیث شریف بخاری شریف کے حوالے سے قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے:

"یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهٖ وَصِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهٖ"

حوالہ:

(۱) **"صحیح البخاری"** مطبوعہ: جرمنی:۔ ناشر: جمیعۃ المکنز الاسلامی، قاہرہ، مصر، سن طباعت ۱۴۲۱ھ، جلد نمبر:۳، باب نمبر:۷، حدیث نمبر:۷۰۱۹، **صفحہ نمبر:۱۳۹۹**

(۲) **"صحیح البخاری"** مطبوعہ:۔ مکتبہء بلال، دیوبند، جلد نمبر:۲، **صفحہ نمبر:۱۰۲۴**

ترجمہ:۔

"تم میں کا ایک اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابل اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے سامنے حقیر جانے گا۔"

غور فرمائیں۔ منافقین زمانہ وہابی تبلیغی جماعت کے لوگوں کی نمازیں دیکھ کر آج لوگ جو کہہ رہے ہیں، بعینہ وہی الفاظ آج سے چودہ سو سال پہلے حضور اقدس ﷺ نے بطور پیشین گوئی بیان فرمادیئے۔

"ایک نمازی کو حالتِ نماز میں قتل کر دینے کا فرمانِ نبوی" صلی اللہ علیہ وسلم

بے شک نماز اور نماز کی حالت میں نمازی کا ادب و احترام اشد ضروری اور لازمی ہے۔ لیکن اس کے لئے اہم شرط یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا نمازی صحیح العقیدہ مومن ہو۔ ضروریاتِ دین میں سے کسی کا منکر نہ ہو اور وہ نمازی بارگاہِ رسالت کا گستاخ نہ ہو۔ عظمتِ مصطفی ﷺ کا انکار کرنے والا مرتد منافق نہ ہو۔ کیونکہ حضور اقدس ﷺ کی شان میں بے ادبی اور توہین کرنے والا بحکم قرآن مجید دائرۂ ایمان سے خارج ہو کر مرتد منافق کے حکم میں ہے۔ اسلام کا کلمہ پڑھنے کے باوجود توہین رسول کے جرم کی وجہ سے کافر اور بے ایمان ہے۔ ایسے بے ایمان کی نماز، روزہ وغیرہ عبادت اکارت اور لغو ہے۔ اس کی نماز صرف دکھاوے کی نماز ہے۔ اس کی نماز ہرگز نماز کے حکم میں نہیں۔ لہٰذا ایسی نماز اور نمازی کا شرعاً کوئی ادب و احترام نہیں۔ زمانۂ اقدس ﷺ میں بھی ایسے بے ایمان نمازی پائے جاتے تھے۔ جن کو حالتِ نماز میں ہی قتل کر دینے کا حضور اقدس ﷺ نے حکم صادر فرمایا تھا۔ جس کے ثبوت میں ذیل میں مرقوم حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں:۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ يُعْجِبُنَا تَعَبُّدُهُ وَاجْتِهَادُهُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ : حَتّٰى جَعَلَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَيْهِمْ) قَدْ عَرَّفْنَاهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاسْمِهِ وَوَصَّفْنَاهُ بِصِفَتِهِ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَذْكُرُهُ إِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ قُلْنَا : هُوَ، هٰذَا. قَالَ : إِنَّكُمْ لَتُخْبِرُوْنَ عَنْ رَجُلٍ إِنَّ عَلٰى وَجْهِهِ سُفْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ فَأَقْبَلَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، هَلْ قُلْتَ فِيْ نَفْسِكَ حِيْنَ وَقَفْتَ عَلَى الْمَجْلِسِ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ أَوْ أَخْيَرُ مِنِّي ؟ قَالَ : اَللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّي (وَفِيْ رِوَايَةٍ : ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتٰى نَاحِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَطَّ خَطًّا بِرِجْلِهِ ثُمَّ صَفَّ كَعْبَيْهِ فَقَامَ يُصَلِّي) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ ؟ فَقَالَ : أَبُوْ بَكْرٍ : أَنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ أَقْتُلُ رَجُلًا يُصَلِّي ؟ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ فَخَرَجَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا فَعَلْتَ ؟ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ نَهَيْتَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ قَالَ : مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ ؟ قَالَ عُمَرُ : أَنَا، فَدَخَلَ فَوَجَدَهُ وَاضِعًا وَجْهَهُ قَالَ عُمَرُ : أَبُوْ بَكْرٍ أَفْضَلُ مِنِّي، فَخَرَجَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا فَعَلْتَ ؟ قَالَ : وَجَدْتُهُ وَاضِعًا وَجْهَهُ لِلّٰهِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ. قَالَ : مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا، قَالَ أَنْتَ لَهُ إِنْ أَدْرَكْتَهُ قَالَ : فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ قَدْ خَرَجَ فَرَجَعَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : مَا فَعَلْتَ ؟ قَالَ : وَجَدْتُهُ وَقَدْ خَرَجَ قَالَ: لَوْ قُتِلَ مَا اخْتَلَفَ فِيْ أُمَّتِي رَجُلَانِ كَانَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ قَالَ مُوْسٰى: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ : هُوَ الَّذِيْ قَتَلَهُ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ ذَا الثُّدَيَّةِ.

حوالہ:

(۱) "مُسْنَدِ اَبِی یَعْلیٰ اَلْمُوْصِیْلِیْ" مصنف : امام الهمام ، شیخ الاسلام ، ابی یعلیٰ احمد بن علی الموصیلی۔(المتوفیٰ :۔ ۳۰۷ھ) ناشر : دار الكتب العلميه، بیروت ۔ لبنان، الطبعة الاولیٰ ۱۴۱۸ھ، الجزء الاول، حدیث نمبر : ۸۵، صفحه نمبر : ۵۹

(۲) "سنن الدّار القُطْنِیّ" مصنف : امام حافظ علی بن عمر دار قطنی،(المتوفیٰ :۔ ۳۸۵ھ) ناشر : دار الكتب العلميه، بیروت ۔ لبنان، الطبعة الثانيه ۱۴۲۴ھ، الجزء :۲، كتاب العيدين، حدیث نمبر : ۱۷۳۸، صفحه نمبر: ۴۱

◈ مندرجہ بالا حدیث شریف کا ذیل میں مرقوم اردو ترجمہ بہت ہی اطمینان وسکون کے ساتھ بنظرِ عمیق ملاحظہ فرمائیں۔بعدہٗ اس کے ضمن میں دیا ہوا تبصرہ مطالعہ فرمائیں:۔

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص تھا،جس کی عبادت گزاری اور مجاہدے نے ہمیں حیرانگی میں مبتلا کیا ہوا تھا۔(اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے بعض اسے خود سے بھی افضل گردان نے لگے تھے) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا نام اور اس کی صفات بیان کر کے اس کا تعارف کرایا۔ایک دفعہ ہم اس کا ذکر کر رہے تھے کہ وہ شخص آ گیا۔ہم نے عرض کیا وہ یہ شخص ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم جس شخص کی خبریں دیتے تھے یقیناً اس کے چہرے پر شیطانی رنگ ہے۔ سو وہ شخص قریب آیا، یہاں تک کہ ان کے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور اس نے سلام بھی نہیں کیا۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں (تمہیں کہ سچ بتانا) کہ جب تو مجلس کے پاس کھڑا تھا، تو نے اپنے دل میں یہ نہیں کہا تھا کہ لوگوں میں مجھ سے افضل یا مجھ سے زیادہ برگزیدہ شخص کوئی نہیں؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہاں (میں نے کہا تھا)۔ پھر وہ (مسجد میں) داخل ہوا اور نماز پڑھنے لگا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ پھر وہ شخص مڑا، مسجد کے صحن میں آیا، نماز کی تیاری کی، ٹانگیں سیدھی کیں اور نماز پڑھنے لگا) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو کون قتل کرے گا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں کروں گا۔ سو وہ اس کے پاس گئے، تو اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ کہنے لگے، سبحان اللہ میں نماز پڑھتے شخص کو (کیسے) قتل کروں؟ جب کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ تو وہ باہر نکل گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ عرض کیا میں نے اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اسے قتل کرنا ناپسند کیا۔ جبکہ آپ ﷺ نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو کون قتل کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں کروں گا۔ سو وہ اس کے پاس گئے، تو اسے اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں چہرہ جھکائے دیکھا۔ حضرت عمر نے کہا: حضرت ابو بکر مجھ سے افضل ہیں لہذا وہ بھی (اسے قتل کئے بغیر) باہر نکل گئے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ عرض کیا میں نے اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

سر جھکائے دیکھا تو (اس حالت میں) اسے قتل کرنا ناپسند کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون اس شخص کو قتل کرے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی اس کے (قتل کے) لئے ہو، اگر تم نے اسے پالیا تو (تم ضرور اسے قتل کر لوگے) راوی نے بیان کیا کہ وہ اندر اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ چلا گیا تھا۔ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ حضرت علی نے عرض کیا میں نے دیکھا تو وہ چلا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ قتل کر دیا جاتا، تو میری امت میں دو آدمیوں میں بھی کبھی اختلاف نہ ہوتا، وہ (فتنہ میں) ان کا اول و آخر تھا۔ حضرت موسیٰ نے بیان کیا میں نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے ہیں وہ وہی پستان (کے مشابہ ہاتھ) والا تھا جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔"

محترم قارئین کرام! مذکورہ حدیث پر غور و فکر کرنے سے مندرجہ ذیل حیرت آمیز نکات آفتاب نیم روز کی طرح عیاں اور روشن طور پر ثابت ہونگے اور دور حاضر کے گستاخ رسول منافقین مثلاً وہابی، دیوبندی، تبلیغی، اہلحدیث غیر مقلدین وغیرہ کے مکر و فریب کا پردہ چاک ہو جائیگا اور ان کی اصلیت کی حقیقت سامنے آجائیگی:۔

▣ مندرجہ بالا حدیث میں مذکور جس نمازی کو قتل کرنے کا **حضور اقدس** ﷺ نے حکم صادر فرمایا تھا، اس شخص نے اتنی کثیر تعداد میں نمازیں پڑھی تھیں اور اتنی کثرت سے عبادت کی تھی کہ اس کی نیکی اور بندگی کی اطراف و اکناف میں شہرت ہو چکی تھی اور اس شخص کا عابد، زاہد، نیک اور متقی ہونا اتنا مشہور ہوا تھا کہ خود صحابہء کرام کے کانوں تک اس بات کی اطلاع پہونچ چکی تھی۔

▣ اس ڈھونگی نمازی نے اتنی کثرت سے عبادت کی تھی اور ایسی شہرت حاصل کی تھی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقدس جماعت بھی اس شخص کی عبادت اور بندگی سے متاثر ہو کر اسے قابل تعریف وستائش سمجھنے لگے تھے۔

▣ اس ڈھونگی شخص کی نماز اور بندگی سے صحابۂ کرام اتنے زیادہ متاثر ہوئے تھے کہ کچھ صحابہ اس شخص کو اپنے سے افضل اور بزرگ سمجھتے تھے۔

▣ اس ڈھونگی نمازی شخص سے بے حد متاثر ہونے کی وجہ سے ہی صحابہ کرام نے اس شخص کا نام اور اس کی عبادت کی کیفیت کا ذکر بطور تعریف وتحسین حضور اقدس ﷺ کے سامنے کیا تھا۔

▣ وہ ڈھونگی نمازی شخص جب حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تب اُسے دیکھتے ہی پہلی نگاہ میں ہی **غیب جاننے والے پیارے نبی** ﷺ نے پرکھ لیا اور پہچان لیا اور اپنے جاں نثار صحابۂ کرام کو مخاطب کرکے فرمایا کہ ''**بیشک! تم جس شخص کی خبریں دیتے تھے، یقیناً اس کے چہرے پر شیطانی رنگ ہے۔**''

▣ وہ ڈھونگی نمازی اتنا زیادہ گھمنڈی اور بے ادب تھا کہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوتے وقت اس نے ''سلام'' بھی نہ کیا اور سلام کرنے کے اسلامی اخلاق اور طریقے کو ترک کرکے تکبر اور انانیت سے چپ کھڑا رہا۔

▣ وہ متکبر ڈھونگی نمازی جب خاموش کھڑا تھا، تب وہ اپنے دل میں ایسا سوچ رہا تھا کہ یہاں پر موجود تمام صحابہ سے میں افضل ہوں اور کثرت عبادت کی وجہ سے ان صحابہ سے برتر وبزرگ اور معظم ہوں۔

▣ وہ ڈھونگی نمازی کثرت عبادت کے کیف ونشہ سے سرشار ہو کر اور تکبر وگھمنڈ کی مَے سے مخمور ہو کر صحابۂ کرام کی پوری جماعت کو حقیر سمجھ رہا تھا لیکن غیب داں **پیارے آقا** ﷺ کو اس کے من کے خیال کی اطلاع ہوگئی کہ یہ شخص تکبر کے نشہ

کے جوش میں ایسا گندہ تخیل کر کے میرے پیارے صحابہ کی جماعت کو اپنے مقابلے میں حقیر جانتا ہے۔

▣ لہٰذا اس ڈھونگی نمازی کے من میں اُٹھنے والے ذلیل اور مذموم تخیلات کا بھانڈا خود اس کے ہی منہ سے پھوڑنے کے ارادہ سے حضور اقدس ﷺ نے اس سے پوچھا کہ ''**تو ایسا سوچ رہا تھا نہ؟**'' حضور اقدس ﷺ کے پوچھنے سے وہ ڈھونگی نمازی حیرت زدہ ہوگیا کہ جو بات میں اپنے من میں سوچ رہا تھا، ان پوشیدہ خیالات کی جب انہیں خبر ہوگئی ہے، تو ان کے سوال کا سچ سچ جواب دیئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اگر جھوٹ بولوں گا، تو میرا جھوٹ پکڑا جائے گا۔ لہٰذا مجبور ہو کر اثباتی پہلو اپناتے ہوئے اپنے خیالات فاسدہ کے تعلق سے پوچھے گئے سوال کا صحیح جواب دیتے ہوئے اس نے کہا کہ ''**اللہ کی قسم! میں ایسا ہی** سوچ رہا تھا۔''

▣ اس ڈھونگی نمازی کے تکبر اور گھمنڈ کا پردہ چاک ہو جانے پر وہ کھسیانا ہو گیا اور اپنی خجلت اور شرمندگی کو عبادت کے لحاف سے چھپانے کی بے جا سعی کرتے ہوئے مسجد کی راہ پکڑی اور ڈھونگ رچاتے ہوئے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگا۔

▣ اس کی نماز ہرگز اللہ تعالیٰ کی عبادت کے خالص ارادے سے نہیں۔ اس حقیقت کا علم **غیب جاننے والے پیارے آقا و مولیٰ** ﷺ کو یقین کے درجہ میں علم تھا۔ نیز آپ کو یہ بھی معلوم تھا کہ یہ ڈھونگی نمازی شخص لوگوں کو متاثر کرنے کے لئے ریاکاری کی نماز پڑھ کر دھوکہ بازی کر رہا ہے۔ اس کی نماز صحیح معنوں میں نماز نہیں بلکہ ایک قسم کا مکروفریب ہی ہے۔ وہ چاہے نماز پڑھ رہا ہے لیکن اس کی نماز قطعاً ادب واحترام کے قابل نہیں۔ وہ چاہے نماز کی حالت میں ہے، اسے

نماز کی حالت میں بھی **قتل** کر دینا ضروری ہے۔

▣ اس ڈھونگی نمازی کی نماز کی حضور اقدس ﷺ نے کوئی **عزت وحرمت ملحوظ** نہ فرمائی اور اسے حالت نماز میں ہی قتل کر دینے کا حکم صادر فرمایا کہ "**اس شخص کو کون قتل کرے گا؟**" کیونکہ وہ شخص نماز کی آڑ میں اپنی اصلیت کو چھپا کر اور نماز کے ذریعہ لوگوں کو متاثر کر کے دھوکہ بازی کر رہا تھا۔

▣ عاشق رسول **حضرت سیدنا صدیق اکبر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ڈھونگی نمازی کو موت کے گھاٹ اتارنے تشریف لے گئے، لیکن اس شخص کو نماز پڑھتا ہوا دیکھ کر تلوار کا وار کرنے سے رُک گئے۔ بلکہ اس کی نماز کی کیفیت، خشوع، خضوع کو دیکھ کر نہایت متاثر ہوئے اور انہیں نماز اور نمازی کے ادب و احترام کے تعلق سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد یاد آ گیا کہ "نماز پڑھنے والے شخص کو قتل مت کرو"۔ لہٰذا انہوں نے اپنا ہاتھ روک لیا اور اس ڈھونگی اور ٹھگ نمازی کو قتل کیے بغیر واپس پلٹ آئے۔

▣ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی مقدس ذاتِ گرامی اس ڈھونگی نمازی کی نماز سے اتنے متاثر ہوئی کہ اسے قتل کرنے کا ارادہ ترک فرمادیا۔ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت ایک ڈھونگی کی نماز سے متاثر ہوسکتی ہے، تو دور حاضر کے وہابی منافق کی نماز سے قوم مسلم کے سیدھے سادے اور بھولے بھالے لوگ متاثر ہو جائیں، تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ کیونکہ نماز متفقہ طور پر ایک ایسی عبادت ہے کہ ہر مومن نماز اور نمازی کے ادب واحترام کا لحاظ کرتا ہے۔

▣ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس ڈھونگی نمازی کو قتل کئے بغیر واپس لوٹے ہیں، یہ معلوم کر کے اور قتل نہ کرنے کی وجہ بھی معلوم کر لینے کے بعد بھی حضور

اقدس ﷺ نے اس ڈھونگی نمازی کے قتل کا ارادہ ترک نہیں فرمایا۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زبان سے جان لیا کہ **وہ شخص نماز پڑھ رہا تھا** اور اسے **نماز پڑھنے کی حالت میں قتل کرنا حضرت ابوبکر صدیق نے مناسب نہیں جانا**۔ اس کے باوجود بھی دوسری مرتبہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ "**اس شخص کو کون قتل کرے گا؟**" اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ دوسری مرتبہ کے اعلان کے وقت آپ ﷺ کو یقین کے درجہ میں معلوم تھا کہ میں جس شخص کو قتل کرنے کا حکم دے رہا ہوں وہ شخص نماز کی حالت میں ہے۔

▣ دوسری مرتبہ **حضرت عمر فاروق اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اور انہوں نے اس دھوکہ باز نمازی کو سجدہ کی حالت میں پایا اور حضرت فاروق اعظم جیسی شخصیت بھی متاثر ہو کر پگھل گئی۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسا خیال آیا کہ مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل و اعلیٰ ہیں۔ جب انہوں نے اس نمازی کو نماز پڑھتی ہوئی حالت میں قتل کرنے سے ہاتھ روک لیا ہے، تو میری کیا حیثیت و وقعت کہ میں حضرت صدیق اکبر سے آگے بڑھوں۔ بلکہ میرے لیئے تو ان کی اتباع اور پیروی ہی لازمی ہے۔ ایسا خیال آتے ہی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ڈھونگی نمازی کو قتل کیے بغیر واپس لوٹ آئے۔

▣ **حضرت عمر فاروق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس ڈھونگی نمازی کی نماز سے متاثر ہو کر اسے قتل کیے بغیر واپس لوٹے ہیں، اس امر کی کیفیت معلوم کر لینے کے بعد اب **تیسری مرتبہ** اس ڈھونگی نمازی کو قتل کر دینے کا حکم صادر فرماتے ہوئے **حضور اقدس** ﷺ فرما رہے ہیں کہ "**اس شخص کو کون قتل کرے گا؟**" یعنی "**اس شخص کو جو نماز کی حالت میں ہے اُسے کون قتل کرے گا؟**" حیدر قرار، فاتح خیبر، شیر

خدا، **حضرت مولیٰ علی مشکل کشا** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پختہ اعتماد کے ساتھ عرض کی ''**میں قتل کروں گا**''۔

▣ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جوش، ولولہ اور جذبہ، جو اعتمادِ کامل کے حسن و جمال کے ساتھ ان کے نورانی چہرے سے عیاں تھا، اُسے ملاحظہ فرما کر **حضور اقدس** ﷺ نے فرمایا کہ ''**بے شک! تم ہی اُسے** قتل کرو گے......اگر......تم نے **اسے پالیا**''۔ یعنی اے علی! تم اگر اس شخص تک پہنچ گئے، تو مجھے یقین ہے کہ تم اس کی دھوکہ بازی پر مشتمل نماز کا قطعاً لحاظ نہ کرو گے اور اسے ضرور قتل کر ڈالو گے لیکن......اب اس ڈھونگی نمازی کا ہاتھ آنا ممکن نہیں......اور ایسا ہی ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ڈھونگی نمازی کو کسی بھی حالت میں قتل کر ڈالنے کے مصمم عزم اور پختہ ارادہ کے ساتھ مسجد میں گئے، تو اس کا کوئی اتا پتہ نہ تھا۔ وہ دھوکہ باز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے سے پہلے ہی مسجد سے **رفو چکر ہو گیا** تھا۔ لہٰذا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اس ڈھونگی نماز کو قتل کئے بغیر خالی ہاتھ واپس آنا پڑا۔

▣ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس آتے ہوئے دیکھ کر **حضور اقدس** ﷺ نے پوچھا کہ ''**کیا کر آئے**'' جواب میں حضرت علی نے عرض کیا کہ وہ شخص چلا گیا تھا، اس لئے میں اسے قتل نہ کر سکا۔ تب **حضور اقدس** ﷺ نے فرمایا کہ ''**اگر وہ شخص قتل کر دیا گیا ہوتا، تو میری امت میں دو (۲) آدمیوں میں بھی کبھی** اختلاف نہ ہوتا۔ **وہ شخص فتنہ کا اول اور آخر تھا**۔'' جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس ڈھونگی نمازی کو قتل کر دیا جاتا، تو میری امت سے ہمیشہ کے لئے دائمی طور پر فتنہ، فساد، جھگڑا، اختلاف، جنگ و جدال، مار پیٹ، لڑائی، دشمنی، عداوت ختم ہو جاتی۔ اختلاف جڑ اور بنیاد سے ایسا **نیست و نابود** ہو جاتا کہ لوگ آپس میں

صلح و اخوت اور امن و امان کے ساتھ رہتے۔ لوگوں میں ایک دوسرے کی ہمدردی، چاہت، محبت، اتحاد، اتفاق اور خیر اندیشی کا جذبہ اتنا عام ہوتا کہ کسی بھی معاملہ میں دو (۲) شخصوں کے درمیان کسی قسم کا اختلاف اور جھگڑا نہ ہوتا۔ اختلاف و جھگڑے کا **نام و نشان ہی مٹ جاتا**۔ وہ شخص فتنہ کا اول یعنی ابتداء اور آخر یعنی انتہا تھا۔ یعنی اگر تم اسے مار ڈالتے، تو میری امت میں پیدا ہونے والے تمام فتنے اس شخص کی موت کے ساتھ ہی مر جاتے یعنی ختم ہو جاتے اور فتنہ و اختلاف کا کبھی وجود ہی نہ ہوتا۔

قارئین کرام! کاش! وہ ڈھونگی نمازی شخص **حضرت علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **ہاتھ لگ جاتا** اور حضرت علی نے اسے مار ڈالا ہوتا، تو آج ملت اسلامیہ کے تمام افراد آپس میں ''**ایک جان، دو تن**'' کی طرح اتحاد و اتفاق سے منسلک و متحد ہوتے اور مذہب کے نام پر اختلافات و فتن و فسادات کا وجود تک نہ ہوتا۔ **کاش!** وہ شخص قتل کر دیا جاتا، تو روئے زمین پر صرف ''**عاشق رسول**'' انسانوں کا ہی وجود ہوتا اور کوئی بھی شخص ''**گستاخ رسول**'' نہ ہوتا۔ پوری دنیا میں صرف سنّی ہی سنّی ہوتے اور **وہابی، نجدی، دیوبندی، اہل حدیث** وغیرہ باطل فرقے ''**کس بلا کا نام ہے؟**'' وہ کسی کو معلوم نہ ہوتا۔

علاوہ ازیں ایک ضروری امر کی طرف بھی توجہ ملتفت کرنا ضروری ہے کہ مندرجہ بالا مذکورہ حدیث کی روشنی میں دور حاضر کے منافقین یعنی وہابی، نجدی، دیوبندی، تبلیغی، اہلحدیث وغیرہ فرقۂ باطلہ کے متبعین کی عادتیں، خصلتیں، ذہنیت، اقوال و افعال، طور و اطوار، تکبر و غرور، عبادت کا ڈھونگ، نماز کے نام پر مکر و فریب، مذہب کے نام پر دھوکہ بازی وغیرہ قبیح مذموم کیفیت آفتاب نیم روز کی طرح درپیش ہوتی ہے۔ مثلاً ◈ عبادت اور نیکی کی شہرت ◈ اپنی عبادت پر گھمنڈ کر کے اپنے علاوہ دوسرے مسلمانوں کو اپنے مقابلہ میں حقیر سمجھنا ◈ نبی کی تعظیم و ادب کی رسم سے دور رہنا ◈ نبی کی محفل کو چھوڑ کر نماز میں

مشغول ہونا ◈ اپنی اصلیت کو چھپانے کے لئے نماز جیسی افضل العبادات عبادت کا سہارا لینا اور اپنے گندے عقائد پر نماز کی ریشمی چادر ڈالنا ◈ نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھنا اور لمبے لمبے سجدے کر کے لوگوں کو متاثر کرنا۔ ◈ ان کی نماز اور روزہ کے مقابل میں لوگ اپنی نماز اور روزہ کو حقیر و ہلکا جانیں گے ◈ زبان کے بہت اچھے اور سلوک و برتاؤ کے بہت ہی خراب ہوں گے۔ ◈ لوگوں کو قرآن کی طرف بلائیں گے لیکن خود کو قرآن سے کسی قسم کا لینا دینا یعنی لگاؤ اور عمل نہ ہوگا ◈ سر منڈائیں گے اور اکثر و بیشتر یعنی زیادہ تر ہمیشہ سر منڈا ہوا رکھیں گے یعنی ٹکلو ہی ہوں گے ◈ دین کے مبلغ بلکہ ٹھیکیدار بن کر گھومیں گے لیکن خود دین سے نکل کر بدمذہب ہو جائیں گے ◈ مذہب کے نام پر فتنہ وفساد کے ہمیشہ سبب بن کر مسلمانوں کو آپسی جھگڑوں میں الجھا کر مسلمانوں کا اتحاد و اتفاق توڑیں گے۔

’’دھوکہ باز نمازی کو قتل کرنے کا حکم دینے کی ایک اور حدیث‘‘

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ اَنَّ أَبَا بَكْرٍ ﷺ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِوَادِي كَذَا وَكَذَا فَإِذَا رَجُلٌ مُتَخَشِّعٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ يُصَلِّي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : اذْهَبْ إِلَيْهِ فَاقْتُلْهُ، قَالَ: فَذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ بَكْرٍ فَلَمَّا رَآهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ كَرِهَ أَنْ يَقْتُلَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ : اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَذَهَبَ عُمَرُ فَرَآهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ الَّتِي رَآهُ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ فَكَرِهَ أَنْ يَقْتُلَهُ قَالَ: فَرَجَعَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مُتَخَشِّعًا فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ : يَا عَلِيُّ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ قَالَ : فَذَهَبَ عَلِيٌّ فَلَمْ يَرَهُ فَرَجَعَ عَلِيٌّ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَمْ يَرَهُ قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتَّى يَعُوْدَ السَّهْمُ فِي فُوْقِهِ فَاقْتُلُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

حوالہ : (۱) ’’**مسند الامام احمد بن حنبل**‘‘ مصنف : امام احمد بن حنبل، (المتوفیٰ :۔ ۲٤۱ھ) ناشر : دار الکتب العلمیہ، بیروت ۔ لبنان، الطبعة الاولیٰ ۱٤۱۳ھ، جلد نمبر : ۳، حدیث نمبر : ۱۱۱۲٤، صفحہ نمبر : ۲۰

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ میں فلاں فلاں وادی سے گزرا تو میں نے ایک نہایت متواضع ظاہراً خوبصورت دکھائی دینے والے شخص کو نماز پڑھتے دیکھا۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے پاس جا کر اسے قتل کردو۔ راوی نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی طرف گئے، تو انہوں نے جب اسے اس حال میں (نماز پڑھتے) دیکھا تو اسے قتل کرنا مناسب نہ سمجھا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (ویسے ہی) لوٹ آئے۔ راوی نے کہا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ اسے قتل کرو، حضرت عمر گئے اور انہوں نے بھی اسے اسی حالت میں دیکھا، جیسے کہ حضرت ابوبکر نے دیکھا تھا۔ انہوں نے بھی اس کے قتل کو ناپسند کیا۔ کہا کہ وہ بھی لوٹ آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اسے نہایت خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے دیکھا تو (اس حالت میں) اسے قتل کرنا پسند نہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جاؤ اسے قتل کردو۔ کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے، تو انہیں وہ نظر نہ آیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ لوٹ آئے، پھر عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کہیں دکھائی نہیں دیا۔ کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پھر وہ اس میں پلٹ کر نہیں آئیں گے، یہاں تک کہ تیر پلٹ کر کمان میں نہ آجائے (یعنی ان کا پلٹ کر دین کی طرف لوٹنا ناممکن ہے) سو تم انہیں (جب بھی پاؤ) قتل کردو۔ وہ بدترین مخلوق ہیں۔

◈ مندرجہ بالا حدیث پر تبصرہ کرنے سے پہلے ایک مزید حدیث پیش خدمت ہے:۔

”دھوکہ باز نمازی کو حالت سجدہ میں قتل کردینے کا نبوی فرمان“

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ سَاجِدٍ وَهُوَ يَنْطَلِقُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَضَى الصَّلَاةَ وَرَجَعَ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: مَنْ يَقْتُلُ هٰذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَسَرَ عَنْ يَدَيْهِ فَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلًا سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟ ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ هٰذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنَا فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ حَتَّى أُرْعِدَتْ يَدُهُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلًا سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَتَلْتُمُوهُ لَكَانَ أَوَّلَ فِتْنَةٍ وَآخِرَهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْهَيْثَمِيُّ.

حوالہ:

(۱) "مسند الامام احمد بن حنبل" مصنف: حضرت امام احمد بن حنبل، (المتوفیٰ: ۲۴۱ھ) ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت۔لبنان، الطبعة الاولیٰ ۱۴۱۳ھ، جلد نمبر: ۵، حدیث نمبر: ۲۰۴۵۵، صفحہ نمبر: ۵۲،۵۳

"حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو حالت سجدہ میں تھا۔ اور آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، آپ ﷺ نے نماز ادا کی اور اس کی طرف لوٹے اور وہ اس وقت بھی (حالت) سجدہ میں تھا، حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوگئے پھر فرمایا کون اسے قتل کرے گا؟ تو ایک آدمی کھڑا ہوا۔ اس نے اپنے بازو چڑھائے، تلوار سونتی اور اسے لہرایا (اس کی طرف دیکھا تو اس کی ظاہری وضع وقطع کو دیکھ کر متاثر ہوگیا)۔ پھر عرض کیا: یا نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں کیسے اس شخص کو قتل کردوں جو حالت سجدہ میں ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کون اسے قتل کرے گا؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا، عرض کیا: میں، تو اس نے اپنے بازو چڑھائے اور اپنی تلوار سونتی اور اسے لہرایا (اسے قتل کرنے ہی لگا تھا) کہ اس کے ہاتھ کانپے، عرض کیا اے اللہ کے نبی میں کیسے ایسے

شخص کو قتل کروں، جو حالت سجدہ میں گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد ﷺ اسکے بندے اور رسول ہیں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر تم اسے قتل کردیتے تو وہ فتنہ کا اول وآخر تھا (یعنی یہ فتنہ اسی پر ختم ہوجاتا)۔"

حدیث شریف کی تین مستند، معتبر اور معتمد کتب ◈ مسند ابی یعلی ◈ سنن دار قطنی اور ◈ مسند امام احمد بن حنبل کے حوالوں سے جو تین (۳) احادیث مرقوم ہوئی ہیں، ان کا ماحصل یہ ہے کہ وہ بدمذہب ڈھونگی نمازی نے:-

▣ اپنی بدعقیدگی کی حقیقت کو نماز جیسی افضل عبادت کے حجاب میں مستور کر کے عبادت و ریاضت کا ایسا ڈھونگ رچایا کہ پکے نمازی، نیک، متقی اور عبادت گذار کی حیثیت سے پورے علاقہ میں مشہور ہوگیا تھا۔

▣ وہ بدمذہب منافق اتنی کثرت سے اور یکسوئی، عاجزی، انکساری کے ساتھ لمبے لمبے سجدے کر کے خشوع اور خضوع کا مظاہرہ کر کے نماز پڑھتا تھا کہ بعض صحابۂ کرام اس کی نماز کے مقابلے میں اپنی نماز کو حقیر سمجھنے لگے تھے۔

▣ اس ڈھونگی منافق کی نماز اور تمام عبادت صرف اور صرف دکھاوا اور ریاکاری پر مشتمل تھی اور اس کی نیت خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت و رضامندی کی نہ تھی بلکہ اس کی نیت لوگوں کو متاثر کر کے عزت و وقار کا مقام حاصل کرنے کی تھی اور اس کی اس فاسد نیت کی خبر غیب داں پیارے نبی، آقا و مولیٰ ﷺ کو ہوگئی تھی۔ لہٰذا آپ نے حکم صادر فرمایا کہ نماز کی آڑ میں اپنی بدعقیدگی چھپانے والے اس

ریا کار اور مکار نمازی کو نماز کی ہی حالت میں قتل کر ڈالو۔

▣ حالانکہ ایک حدیث میں **حضور اقدس** ﷺ نے کسی بھی نمازی کو حالت نماز میں قتل کرنے کی سخت ممانعت فرمائی ہے اور اس ممانعت کی بھی مختصر وضاحت کر لیں کہ مثلاً کسی شخص کے ساتھ تمہاری سخت اور انتہا درجہ کی عداوت و دشمنی ہے اور اس نے تمہارے حقیقی بھائی کو قتل بھی کیا ہے اور اگر موقعہ ملے تو تمہیں بھی قبرستان میں آرام فرمانے بھیج دے۔ ایسا تمہارا جانی دشمن تمہیں اچانک اس حال میں ملا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور تم کو ایسا گمان بھی ہے کہ نماز پوری کرنے کے بعد اگر اس نے تمہیں دیکھ لیا تو تم پر قاتلانہ حملہ کر دیے گا۔ پھر بھی تم اس کو نماز پڑھنے کی حالت میں قتل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ نماز ایسی واجب التعظیم والاحترام عبادت ہے کہ اگر تمہارا دشمن بھی نماز پڑھ رہا ہے، تو جب تک نماز کی حالت میں ہے، اسے حفاظت کا بکتر (**armour**) حاصل ہے۔ نماز کے طفیل محفوظ ہے۔ نماز کی امن و امان کے قلعہ میں محفوظ اور سلامت ہے۔ اس پر حملہ یا وار نہیں کیا جا سکتا۔

لیکن ......؟؟؟

مذکورہ تینوں احادیث میں ایسا ذکر ہے کہ خود **حضور اقدس، رحمت عالم** ﷺ نے ایک ایسے شخص کو قتل کر دینے کا حکم صادر فرمایا، جو نماز پڑھ رہا تھا۔ ثابت ہوا کہ نماز کی حفاظت کی زرہ (بکتر) صرف اس نمازی کو حاصل ہے، جو حالت ایمان میں نماز پڑھ رہا ہو۔ یعنی نمازی کا صحیح العقیدہ مومن ہونا اشد ضروری ہے۔ گستاخ رسول اور منافق بدعقیدہ جو بارگاہ رسالت میں توہین اور تنقیص کرنے کی وجہ سے دائرۂ ایمان و اسلام سے خارج ہو کر "**مرتد**" کے حکم میں ہے۔ ایسا مجرم ارتداد منافق فقدان و عدم موجودگی ایمان کی

حالت میں لاکھ نماز پڑھے، اسے نماز کے طفیل حاصل ہونے والی حفاظت اور امن و امان کی نعمتِ عظمیٰ سے کامل محرومی ہی ہے۔ کیونکہ **گستاخ رسول مرتد منافق کی نماز ہرگز نماز کے حکم اور احترام کے لائق نہیں** بلکہ اس کی نماز صرف نماز کی اسٹائل میں ایک قسم کی اُٹھک بیٹھک ہی ہے۔

▣ بدمذہب منافقین عوام المسلمین کے ساتھ دھوکہ بازی اور مکروفریب کرنے کے فاسد اور مذموم ارادے سے ہمیشہ نماز کا سہارا لیتے ہیں۔ نماز کے خوش نما غلاف کے ذریعہ اپنی بدعقیدگی کے بھیانک چہرے کو چھپا کر عبادت و ریاضت کا ناٹک رچا کر لوگوں کی آنکھوں کو چکاچوندھ کر کے ایسا متاثر کر دیتے ہیں کہ اچھے اچھے اور پڑھے لکھے لوگ بھی ان کے دام فریب کی جال میں پھنس جاتے ہیں اور انہیں صحیح معنوں میں نمازی اور دیندار سمجھ کر مصلح قوم کی حیثیت سے ان کا ادب و احترام کرنے لگتے ہیں۔ مذکورہ تین احادیث میں مذکور ہے کہ **حضرت ابوبکر صدیق** اور **حضرت عمر فاروق** رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے عظیم المرتبت صحابیٔ رسول بھی اس ڈھونگی بدمذہب نمازی کی نماز سے متاثر ہو کر اسے قتل کرنے سے باز رہے۔ تو جب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے جلیل القدر صحابی اس بدمذہب کی نماز سے متاثر ہو گئے اور ان دونوں کی آنکھیں بدمذہب نمازی کی نماز کی چمک دمک سے چوندھیا گئیں، تو ہم اور تم "**کس کھیت کی مولی**"؟۔ ہماری ان دونوں بزرگوں کے سامنے کیا حیثیت؟ ہم تو ان کے مقدس قدموں کے نیچے تو کیا؟ بلکہ انہوں نے جس جانور پر سواری کی ہو، اس جانور کے قدموں کے نیچے کی گرد کے بھی برابر نہیں۔ جب جلیل القدر صحابیٔ رسول منافق کی نماز سے متاثر ہو سکتے ہیں، تو دور حاضر کے منافقین وہابیوں کی نماز سے سیدھے سادے اور بھولے بھالے عوام

المسلمین کی آنکھیں خیرہ ہوجائیں ،تو اس میں حیرت وتعجب کی کوئی بات نہیں۔

لہٰذا فتنوں کے موجودہ زمانہ میں ہر سنی مسلمان کو بیدار، ہوشیار اور چوکنّا رہ کر دورِ حاضر کے منافقین یعنی وہابی، نجدی، دیوبندی، تبلیغی، اہلحدیث غیر مقلدین اور دیگر گستاخ رسول فرقوں کی بدعقیدگی کی اصلیت کی معلومات حاصل کرلینی ضروری بلکہ لازمی ہے۔ ان کے ظاہری دکھاوے اور ریا کاری پر مشتمل نماز سے مطلق متاثر (Impress) نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ان کی نماز اللہ کی عبادت اور خوشنودی کے لئے پڑھی جانے والی نماز نہیں بلکہ لوگوں کو پھانسنے کے لئے پھینکی گئی حسین اور ملائم شکاری جال ہے۔

▣ خوب یاد رکھو! دورِ حاضر کے گمراہ فرقے مثلاً وہابی، نجدی، دیوبندی، تبلیغی، اہلحدیث غیر مقلدین اور دیگر بدعقیدہ فرقے کے لوگ **"گستاخ رسول"** ہونے کی وجہ سے **"مرتد منافق"** کے حکم میں ہیں۔ دورِ حاضر کے مذکورہ منافقین اپنے عقائد باطلہ کی نشر و اشاعت کے لئے نماز کو ڈھال بنا کر اور نماز کی تعلیم وتبلیغ کا ڈرامہ کرکے سنّیوں کی مساجد میں نماز پڑھنے کے بہانے گھس پیٹھ کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ اپنا پاؤں جما کر موقعہ پاتے ہی مسجد پر قبضہ کرلیتے ہیں اور لوگوں کے ایمان پر دن دہاڑے ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ ایسے خطرناک اور بھیانک قسم کے منافقین مسجد کو اپنے قبضہ میں لے لینے کے بعد اپنے عقائد باطلہ کی نشر و اشاعت اور **جہاد کے نام پر دہشت گردی کی تحریک پھیلانے** کے لئے مساجد کا ناجائز اور غلط استعمال کرتے ہیں۔ ایسے **مذہب کے اور ملک کے غدار اور باغی منافقوں** کے ساتھ ہرگز نرم اور متواضع رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ان کے ساتھ سختی اور تشدد بھرا سلوک کرکے ان منافقوں کو اہلسنت و جماعت کی مساجد میں نماز پڑھنے یا دین کی تبلیغ کے بہانے سے بھی داخل نہیں ہونے دینا چاہیئے۔

▣ اگر مروت میں آکر نرم رویہ اپنانے کی غلطی کرکے بدمذہب منافقوں کو سنیوں کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آنے کی اجازت دے دی، تو یاد رکھو! وہ منافقین ریا کاری اور دکھاوے پر مشتمل خشوع وخضوع اور لمبے لمبے سجدے والی نماز پڑھ کر، علاوہ ازیں میٹھی میٹھی زبان میں گفتگو کرکے، تواضع و انکساری کا بناوٹی سلوک کرکے لوگوں کو متاثر کرکے رفتہ رفتہ اپنا اثر قائم کرکے اپنے معاونین کا حلقہ قائم کرلیں گے۔ خفیہ طور پر اپنے عقائد باطلہ پھیلانا شروع کردیں گے۔ غیر ممالک (Foreign) سے غیر قانونی طور پر برآمد کیا ہوا **"کالا دھن"** (Black Money) کی تھیلیوں کے منہ کھول دیں گے اور مسجد کے انتظامی اُمور، مسجد کی مرمت و زینت، تعمیر نو، مسجد کی ضروری اشیاء وغیرہ کے لئے پانی کی طرح روپیہ خرچ کریں گے، علاوہ ازیں مسجد کے مصلی حضرات سے تعلقات بڑھا کر ہدایا وتحائف کے ارسال کا غیر منقطع سلسلہ قائم رکھیں گے، ضروریات مند حضرات کو قرض حسنہ اور محلّہ کے فتن قسم کے اوباش، لوفر، پھوہڑ اور غنڈوں کو نوٹوں کی گڈی کے نئے بنڈل منہ مانگی تعداد میں دے کر خرید لیں گے اور پھر منظّم سازش کے تحت اپنے ہم خیال بدعقیدہ نمازیوں کی تعداد بڑھاتے رہیں گے۔ اس سنی مسجد میں دن بہ دن غیر سنی مصلیان کا اضافہ ہوتے ہوتے وہ اکثریت میں آجائیں گے۔ بیچارے بھولے بھالے سنیوں کو اس سازش کی ہوا تک نہ آئے گی۔ جب منافقین نمازیوں کی تعداد اکثریت میں اور سنیوں کی تعداد اقلیت میں محقق ہوجائے گی، تب وہ اپنا اصلی روپ دکھا کر سنی مسجد پر قبضہ کرلیں گے۔ تب بہت تاخیر ہوجائے گی، اور صدیوں پُرانی سنی مسجد کو منافقوں کے قبضہ، انتظام اور اقتدار میں جاتی ہوئی بچانے کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی۔

”کیا کسی کو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آنے سے روکا جا سکتا ہے؟“

موجودہ دور کا یہ ایک سُلگتا ہوا معاملہ ہے اور اس معاملے کے ضمن میں کئی مقامات پر اختلاف، تنازع، بحث مباحثہ، اور گروپ بندی کا تنگ ماحول قائم ہوجاتا ہے اور کبھی کبھی تو بات تو، تو، میں میں سے آگے بڑھ کر تیز وتند گفتگو، فحش کلامی، گالی گلوچ، پھر ہاتھا پائی، مارا ماری، لڑائی، جھگڑا، فساد تک نوبت پہونچتی ہے۔ اللہ کی عبادت کے لئے تعمیر کی گئی جائے امن و امان میدانِ جنگ اور معرکۂ قتل قتال میں تبدیل کردی جاتی ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

تبلیغی جماعت کے جفاشعائر، متشدد، جسیم اور تنومند مبلغین ومتبعین نماز پڑھنے اور نماز کی تعلیم وتبلیغ کے بہانے سنی مسجد میں گھستے ہیں۔ شرافت سے آکر نماز پڑھ کر بھلمنسی سے چلے جاتے ہیں۔ کسی سے کچھ کہنا سننا یا بات چیت کا تعلق قائم نہیں کرتے۔ مسجد میں آکر نماز اور عبادت وریاضت کے علاوہ کسی امر سے دلچسپی نہیں جتاتے۔ مسجد میں آکر صرف ایک ہی کام اور وہ بھی طویل قیام اور لمبے لمبے سجدوں پر مشتمل خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھنا، رورو کر دعائیں مانگنا، خوف خدا سے لرزتے ہوئے آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش برساتے ہوئے توبہ اور استغفار کرنا۔ ذکرو اذکار اور ورد و وظائف کی ضربیں لگانا۔ تلاوت قرآن مجید اور تسبیح کو تیز رفتاری سے گھمانے کے نتیجہ میں اٹھنے والی تسبیح کے دانوں کی مترنم جھنکار سے مسجد کے ماحول کو روحانیت کے کیف وسرور سے

مہکا دیتے ہیں۔ ان کے تقویٰ پرہیز گاری اور عبادت وریاضت کا ناٹک دیکھ کر لوگ بے حد متاثر ہوتے ہیں۔ یہ ان کے مکروفریب کا پہلا طبقہ ہوا۔

اب مکاری کا دوسرا باب شروع ہوتا ہے۔ لوگوں کو اپنی دکھاوے اور ریا پر مشتمل عبادت وریاضت کے ناٹک سے متاثر کر لینے کے بعد اب لوگوں کو پند ونصیحت شروع کرتے ہیں۔ اپنی نرم اور میٹھی زبان میں متواضع انداز میں نماز کی فرضیت، اہمیت، فضیلت، لزومیت، برکت اور دنیوی واخروی فوائد پر بیان لوگوں پر اپنی گرفت قائم کر کے لوگوں کو اپنا گرویدہ، حمایتی، معاون اور مداح بنالیں گے اور اپنا حلقہ قائم کر کے اپنا تسلط قائم کر کے جب ان کی اکثریت اور قدیم سنی مقتدی اقلیت میں ہوجائیں گے، تب اپنا اصلی روپ دکھا کر صدیوں سے سنی مسلمانوں کے قبضہ، انتظام اور سنی ٹرسٹ کی مسجد پر قبضہ جمالیں گے۔ ٹرسٹ بورڈ اور انتظامیہ کمیٹی کے ممبران کو کرایہ کے غنڈوں کے ذریعے دھمکیاں دے کر یا پھر مار پیٹ کر کے استعفیٰ لکھوالیں گے۔ یا کبھی ڈرا کر، دھمکا کر، پھسلا کر، للچا کر، بہکا کر دھوکہ بازی اور مکروفریب سے استعفیٰ لے کر ان سنی ممبران کی جگہ پر اپنے وہابی خیال کے لوگوں کو بحیثیت ممبران نامزد کر کے نیا ٹرسٹ بورڈ اور جدید انتظامیہ کمیٹی تشکیل دے کر وقف بورڈ یا چیریٹی کمیشنر (charity commissioner) میں اسے درج کروا کر قانونی طور پر بھی مسجد پر اپنا قبضہ اور تسلط قائم کرلیں گے اور پھر مسجد کا استعمال اپنے وہابی عقائد اور جہاد کے نام پر دہشت گیری کی نشرواشاعت کے لئے کرنا شروع کردیں گے۔ اور سب سے بڑھ کر صدمہ آمیز حرکت یہ کرتے ہیں کہ برسوں سے متعین مسجد کے سنی امام کو امامت کے منصب سے معزول کر کے کٹر وہابی مولوی کو مسجد کے امام کے منصب پر تقرر کر کے صدیوں سے مسجد میں رائج تمام مراسم اہلسنت مثلاً صلوٰۃ وسلام، درود شریف کا ورد، نیاز، فاتحہ، بزم نعت نبی ﷺ، محفل میلاد شریف، ختم قادریہ، ختم خواجگان وغیرہ کو ناجائز، بدعت، حرام اور شرک کہہ کر بند کرادیتے ہیں اور دائمی طور پر اس پر سخت پابندی عائد کردیتے ہیں۔

بعض سنی مساجد کے دور رس نگاہ رکھنے والے دور اندیش امام اور ٹرسٹی وہابیوں کی مذکورہ تخریبی حرکتوں سے واقف ہونے کی وجہ سے پیشگی روک تھام، چوکسی اور احتیاط کے طور پر سنیوں کی مسجدوں میں وہابی، دیوبندی، تبلیغی، غیر مقلد، اہلحدیث وغیرہ گمراہ اور باطل فرقے کے گستاخ رسول لوگوں کو مسجد میں آنے نہیں دیتے اور ایسے گستاخ رسول بد مذہبوں کو مسجد میں داخل ہونے کی، مسجد میں نماز پڑھنے کی یا کسی بھی قسم کی کوئی مذہبی تحریک یا سرگرمی کرنے کی سخت ممانعت نوٹس بورڈ پر لکھ کر اسے مسجد کے صدر باب (**Main Entrance**) پر چسپاں کر دیتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی بے شرم، بے حیا، ناشائستہ، غیر مہذب، بے غیرت، بے حمیت اور بے لحاظ بدعقیدہ شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے اور وہ اس کے ظاہری وضع قطع اور لعنتی چہرے کی وجہ سے فوراً پہچان لیا جاتا ہے، تو پہلے اسے مؤدبانہ اور نرمی کے ساتھ اس مسجد سے چلے جانے کی گذارش کی جاتی ہے، اگر وہ اشارے میں سمجھ جائے اور مسجد سے چلتا بنے تو ٹھیک ہے۔ لیکن اگر وہ ہٹ دھرمی اور ضد پر آکر چلے جانے کا صاف انکار کرے، تو ایسے شخص کو زبردستی اور کبھی ذلیل اور رسوا کر کے بھگا دیا جاتا ہے۔

''منافقوں کو مسجد سے بھگانے کی مخالفت''

سنیوں کی مساجد میں بد مذہب منافقوں کو داخل ہونے کی ممانعت ایک دور اندیشی پر مشتمل احتیاطی قدم کا فیصلہ ہے۔ جو واقعی قابل قبول اور لائق ستائش بلکہ ضروری اور لازمی ہے۔ اس فیصلہ کو ''نہ رہے بانس۔ نہ بجے بانسری'' والی مثل کا کامل مصداق قرار دیا جاسکتا ہے۔ لیکن افسوس!!! صد افسوس!!!......کہ؟

سنیوں کی مساجد میں بد مذہب منافقوں کو داخل ہونے کی ممانعت کے ٹرسٹ

بورڈ کے فیصلہ کی مخالفت میں کچھ نام نہاد سنی ''صلح کلی'' خیال کے لوگ ہنگامہ مچا کر مخالفت کا ماحول قائم کرتے ہیں۔ بلکہ شدید افسوس تو اس بات کا ہے کچھ سنی مساجد کے امام بھی صلح کلی ذہنیت کے ہو گئے ہیں۔ ایسے ''**صلح کلی کٹ مُلّے**'' بھی مخالفت کرنے والوں کی حمایت اور تائید کا مذموم اور بے ڈھنگا گیت آلاپتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ''**آنے دو! کیا حرج ہے! وہ آکر نماز پڑھ کر چلا جائے گا۔ کیسا بھی ہو، مسجد میں آکر اللہ ہی کا نام لے گا اور نماز ہی تو پڑھے گا؟ اور کسی کو نماز پڑھنے سے کیوں روکا جائے۔**''

ایسے صلح کلی کٹ ملّا امام اور اس کے پیچھے بزعم خویش اپنے کو صلح اور امن وامان کے حمایتی گردانتے ہوئے بد مذہب منافقوں کے مسجد میں داخلے پر کوئی اعتراض نہیں اٹھاتے بلکہ اس کے برعکس بد مذہب منافقوں کو مسجد میں داخل ہونے سے روکنے والے جذباتی اور جوشیلے سنی نوجوانوں کو ڈانٹتے ہیں اور ان نوجوانوں کا جوش ٹھنڈا کرنے اور ان کا بلند حوصلہ توڑنے کی فاسد غرض سے یہ کہتے ہیں کہ ''**کسی کو مسجد میں داخل ہونے سے روکنے والے تم کون ہوتے ہو؟ تمہیں دین و مذہب کے مسائل کی کیا معلومات ہے؟ پہلے خود تو پابندی سے پانچ وقت کے نمازی تو بن کر دکھاؤ۔ قمیص پتلون پہننا ترک کر کے اسلامی لباس پہنو اور چہرہ پر سنت کے مطابق داڑھی رکھو، پھر کسی کو مسجد میں داخل ہونے سے روکنا۔**''

ایسے صلح کلی کٹ ملّے خود کو جلیل القدر عالم اور ملت اسلامیہ کا ہادی اور مصلح سمجھنے کے وہم و گمان میں ایسا کہتے ہوئے بھی سننے میں آتے ہیں کہ ''**ارے، آنے دو! کیوں روکتے ہو! آکر میری تقریر سنے گا، تو سُدھر جائے گا۔**'' واہ! ملّا جی واہ! تیری تقریر سن کر وہ گستاخ رسول کیسے سُدھرے گا؟ **جب تو خود صلح کلی بن کر بگڑ گیا ہے، تو تیری تقریر سن کر وہ خاک سُدھرے گا؟**۔ ارے اس گستاخ رسول منافق کا سُدھرنا تو ایک طرف رہا، اگر اسے مسجد میں آنے کی اجازت دے دی گئی تو وہ تو نہیں سدھرے گا۔ **اُلٹا کئی صحیح العقیدہ سنیوں کو بگاڑ ڈالے گا۔**

ایسے صلح کلی کٹ ملاؤں کی حمایت میں **جاہل صلح کلی پیر** بھی میدان میں کود پڑتے ہیں۔ جس کو طہارت، وضو، غسل، نماز، روزہ وغیرہ کے ضروری مسائل کہ جس کا علم حاصل کرنا ہر مومن پر فرض ہے۔ ایسے ضروری مسائل کی جن کو قطعاً معلومات نہیں، ایسے جاہل بلکہ اجہل پیر اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہوئے، خود ہی اپنے آپ کو **پیر طریقت، صوفیٔ باصفا، رہبر شریعت، حامیٔ ملت، ہمدرد قوم** وغیرہ معزز اور معظم القابات سے ملقب کر لیتے ہیں۔ جو کہیں بھی نہ چلے۔ وہ پیری مریدی کی تجارت کے میدان میں برق رفتار گھوڑے کی طرح دوڑنے لگتا ہے۔ ایسے جاہل پیر بھی اس معاملے میں اپنا فاسد مشورہ اور گمراہ کن نصیحت کے طور پر ایسی بکواس کرتے ہیں کہ **"کیا ہوا؟ بھلے نے آوے؟ آ کر نماز ہی تو پڑھے گا؟ اور نماز پڑھنے سے کسی کو بھی نہیں روکنا چاہئے۔ بلکہ کسی کو نماز پڑھنے سے روکنا بہت بڑا گناہ ہے۔"** جاہل پیر کے اجہل مرید پیر صاحب کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو پتھر کی لکیر جان کر اسے حق سمجھتے ہیں۔ پھر چاہے پیر صاحب کی بات شریعت مطہرہ کے خلاف ہو۔ لیکن اجہل مرید جاہل پیر کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو "فرمانِ نبی" کا درجہ دیتے ہوئے اسے ہی چپک رہتا ہے۔ لہٰذا جاہل پیر کے اجہل مرید بھی بدمذہب منافقوں کو مسجد میں آنے دینے کی حمایت کرتے ہوئے بدمذہب منافقوں کو مسجد میں آنے سے روکنے والے جذباتی سنی نوجوانوں سے الجھتے ہیں اور جھگڑتے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ......

"کسی کو بھی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے

داخل ہونے سے روک سکتے ہیں یا نہیں؟"

اس پرفتن زمانہ کا یہ بہت ہی پیچیدہ معمّہ ہے۔ اس معاملہ میں ملت اسلامیہ کے افراد شش و پنج میں ہیں۔ شک وشبہ میں ہیں۔ تعجب وحیرت میں ہیں۔ چہ می گوئیاں کی

پہیلی میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ سچ کیا ہے؟ جھوٹ کیا ہے؟ اس کی وضاحت لوگ پوچھتے ہیں کیونکہ اس معاملے میں علماء وامام بھی دو (۲) گروہ میں منقسم ہیں۔ جلیل القدر اور علم شریعت بہتے سمندر اور علم وعمل کے کوہِ استقلال علمائے ربانی سختی سے ممانعت فرماتے ہیں اور کسی بھی حالت میں گستاخ رسول، بدعقیدہ منافقین کو نماز پڑھنے کے لئے بھی مسجد میں آنے کی اجازت نہیں دیتے۔ جب کہ فریق ثانی مسجد کی امامت کے معزز عہدے پر متمکن اور فائز صلح کلی مولوی اور رہبر قوم وملت بن کر در در بھٹکنے والے جاہل پیر صاحب اس معاملہ میں فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسا کہتے ہیں کہ **"مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آنے والے کسی بھی شخص کو روک نہیں سکتے۔ چاہے جس عقیدہ اور فرقے کا ہو، نماز کے لئے مسجد میں آنے کی سب کو اجازت ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں سر جھانے کے لئے آنے والے کو روکنے کا ہمیں کیا اختیار ہے؟"**

گستاخ رسول، بدعقیدہ منافق کو مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت کی مخالفت کرنے والے صلح کلی مولوی اور صلح کلی جاہل پیر صاحب میں سے زیادہ تعجب اور افسوس صلح کلی مولوی پر ہوتا ہے۔ جاہل پیروں کی تو کیا شکایت کرنی؟ وہ خود نرا جاہل ہے۔ شریعت کے احکام کی اسے بالکل معلومات نہیں، لہٰذا جہالت کے دلدل میں غرق ہونے کی وجہ سے ایسی بات کرتا ہے۔ لیکن مولویوں کو کیا ہو گیا ہے؟ اس نے برسوں تک سنی دار العلوم کی خوب پیٹ بھر کی روٹیاں کھائیں ہیں۔ درس نظامی پڑھنے میں حدیث اور فقہ کی کتابیں دیکھی اور پڑھی ہیں۔ امتحان دے کر عالم کی سند حاصل کی ہے۔ اسے سب کچھ معلوم ہے۔ مگر اپنے ذاتی مفاد اور حصولِ مال دنیا کی طمع میں صلح کلیت اختیار کی ہے۔ خود کو تمام عقیدہ کے لوگوں کی نظروں میں اچھا دکھانا ہے۔ سب کے ساتھ اچھے بلکہ ریشمی تعلقات قائم کرنے ہیں۔ سب کو خوش رکھنے کی پالیسی اپنانی ہے۔ سب کی دعوتیں کھانی ہے۔ سب سے نذرانے وصولنے ہیں۔ سب کے ہدیہ وتحفہ حاصل کرنے ہیں۔ حُبِّ دولت دنیا

کی زلفوں کا اسیر بن کر باؤلا ہو گیا ہے۔ **لہٰذا اکثر وا سچ نہیں بولتا بلکہ ہمیشہ مٹھاس بھرا جھوٹ ہی بولتا ہے۔**

اپنے ذاتی مفاد کے لئے وہ سنیت کا کتنا عظیم خسارہ اور نقصان کر رہا ہے، اس کی اسے کوئی پرواہ نہیں بلکہ ایسا خیال تک اسے نہیں آتا۔ صلح کلیت کے مہلک مرض نے اسے ایسا ماؤف اور بے حس کر دیا ہے کہ اسے سنیت اور سنی بھائیوں کے فائدے یا نقصان کی تمیز اور احساس تک نہیں۔ اس نے **اپنی زندگی کا مقصد جیب کو گرم رکھنا اور ڈاڑھ کے چٹاکے کی تکمیل کرنا** ہی بنا رکھا ہے۔ **''تم ہمیں دعوت میں یاد رکھنا، ہم تمہیں دعا میں یاد رکھیں گے''** یہی نعرہ اس کا حاصل حیات ہے۔ اب حالات ایسے پراگندہ ہو چکے ہیں کہ ملت اسلامیہ کے افراد ایسے صلح کلی مولویوں سے مایوس اور ناامید ہو چکے ہیں۔ حق بات اور ڈنکے کی چوٹ کی سچائی سننے کے لئے لوگ بے تاب ہیں۔ لوگ حق اور باطل کا واضح اور صاف فرق جاننے کے لئے بے قرار ہیں۔ حقیقت اور صداقت پر مشتمل فیصلہ سننے کے متمنی ہیں، خواہشمند ہیں، مشتاق ہیں، شائق ہیں، طالب ہیں، منتظر ہیں، مضطرب ہیں...... لیکن انہیں مایوسی اور محرومی سے ہی دوچار ہونا پڑتا ہے کیونکہ حق بات کہتے ہوئے **صلح کلی کٹ ملا کی زبان میں ببول کے کانٹے پیوست ہوتے ہیں۔** فلاں سیٹھ تبلیغی جماعت کے ساتھ دل میں نرم گوشہ رکھتا ہے۔ اگر تبلیغی جماعت والوں کو مسجد میں آنے کی ممانعت کروں گا، تو سیٹھ صاحب ناراض ہو جائیں گے۔ میرا حقہ پانی بند ہو جائے گا تو؟ ایسا خیال آتے ہی اپنے ذاتی مفاد کے خسارے کے خیالی خوف سے تھر تھر کانپنے لگتا ہے۔

صلح کلی مولوی اپنی جمعہ کے دن کی تقریر میں نیز اس سے پوچھنے میں آئے ہوئے سوال کا جواب دینے میں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ میری تقریر سے یا میرے بتائے ہوئے فقہی مسائل سے کسی کو خراب (بُرا) نہیں لگنا چاہئے۔ ایسی ''دہی- دودھ'' کی مرکب پالیسی اپنا کر صلح کلی مولوی ہمیشہ گول گول ہی جواب دے گا۔ بدمذہب

اور گستاخ رسول منافقوں کا کبھی بھی کھل کر رد نہیں کریگا بلکہ حکمت عملی کے غلط گمان میں ہمیشہ اصلاح اعمال پر ہی بیان کرے گا۔ اصلاح عقائد کی طرف التفات نہیں کرے گا۔ عقائد کے تعلق سے کسی معاملہ میں استفتار کیا جائے گا، تو لوگوں کو سچی راہ دکھانے کے بجائے راہ حق سے گمراہ کر دیگا۔ لوگوں کے شکوک اور شبہات کا ازالہ کرنے کے بجائے لوگوں کو مزید مشکوک بنا دے گا۔ شریعت مطہرہ کا صاف اور صریح حکم بتانے کے بجائے **''یہ اختلافی مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ میں بعض علماء ایسا کہتے ہیں اور بعض علماء ویسا کہتے ہیں۔''** ایسا جواب دے کر مسئلہ کو سُلجھانے کے بجائے مزید الجھا دے گا اور اس طرح کی پیچیدہ باتیں کر کے لوگوں کے اضطراب اور اضطرار میں مزید اضافہ کر کے دشواری میں ڈال دے گا۔

خیر! صلح کلی کٹ ملاؤں کے ایسے مہلک ارتکاب سے تنفر کے باعث گفتگو نے کافی طوالت اختیار کر لی، لہٰذا اب اصل عنوان کی طرف پلٹتے ہیں کہ **گستاخ رسول بدعقیدہ منافق کو نماز پڑھنے اور عبادت کرنے کے لئے مسجد میں داخل ہونے دینا چاہئے یا نہیں؟** اس مسئلہ کا شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے؟ حدیث شریف کی کتابوں میں اس کے تعلق سے کوئی حدیث ہے یا نہیں؟ ملت اسلامیہ کے جلیل القدر علماء وائمہ کی کتب معتمدہ، معتبرہ اور مستندہ میں اس کے تعلق سے کیا احکام مذکور و مرقوم ہیں؟ اس کی تفصیلی معلومات قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔

بے شک! گستاخ رسول، بدعقیدہ منافقوں کو مسجد میں نہیں آنے دینا چاہئے۔ خود **حضور اقدس، رحمت عالم** ﷺ نے جمعہ کی نماز کے خطبہ کے دوران نام لے لے کر منافقوں کو کھڑے کئے اور انہیں مسجد سے نکال دیا اور جمعہ کی نماز نہیں پڑھنے دی۔ اس واقعہ کے بعد صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین منافقوں کو مسجد نبوی میں داخل نہیں ہونے دیتے تھے اور اگر کوئی منافق مسجد میں داخل ہو جاتا، تو ایسے منافق کی داڑھی پکڑ کر کھینچ کر چہرے پر طمانچے مار کر، **گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر کھینچ کر، سینہ پر مکے مار کر، پاؤں پکڑ کر گھسٹ کر مسجد سے باہر**

پھینک دیتے تھے۔ جس کا مضبوط ثبوت کتب احادیث میں روز روشن کی طرح پایا جاتا ہے۔

یہاں اتنی گنجائش نہیں کہ وہ تمام حوالے نقل کئے جائیں۔ تاہم کتب احادیث و تفاسیر و تاریخ و سیر سے پانچ ۵ حوالے ملت اسلامیہ کے عظیم المرتبت اماموں کی کتابوں سے مع عربی عبارت، نام مصنف و مفسر، ناشر، سن طباعت، ایڈیشن نمبر، جلد نمبر، حدیث نمبر، صفحہ نمبر وغیرہ تفصیل کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

جن کتب سے حوالے اخذ کئے گئے ہیں، وہ حسب ذیل ہیں:

- ◈ امام فخر الدین محمد رازی، المتوفی ۶۰۴ھ کی مشہور و معروف تفسیر کی کتاب **"تفسیر کبیر المعروف تفسیر رازی و مفاتح الغیب"**
- ◈ امام المفسرین، حافظ الاحادیث، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی، المتوفی ۹۱۱ھ کی مشہور تفسیر **"الدر المنثور فی التفسیر الماثور"**
- ◈ امام حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی، المتوفی ۳۶۰ھ کی مشہور و معتمد کتاب **"المعجم الاوسط للطبرانی"**
- ◈ امام عبدالملک بن ہشام بن ایوب الذہبی النحوی، المتوفی ۲۱۳ھ کی مشہور و معروف کتاب **"السیرۃ النبویہ لابن ہشام"**
- ◈ امام عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی، المتوفی ۷۷۴ھ کی معرکۃ الاعلیٰ کتاب **"البدایہ و النہایہ"**

اب آیئے! مذکورہ کتب کے حوالے ملاحظہ فرمایئے! اور خود فیصلہ فرمایئے کہ گستاخ رسول بدعقیدہ منافقین کے تعلق سے جو حکم ان کتابوں میں موجود ہے، اس حکم کو دور حاضر کا صلح کلی مولوی پس پشت ڈال کر صلح کلیت کی مہلک وبا کو عام کرتے ہوئے بدعقیدہ منافقین کو نماز کے لئے مسجد میں آنے دینے کی اجازت اور حمایت کر کے کتنا بڑا جرم کر رہا ہے اور ملت اسلامیہ کے ساتھ کیسا گھنونا کھلواڑ کر رہا ہے۔

"حضور اقدس ﷺ نے جمعہ کی نماز کے خطبہ میں نام لے لے کر منافقین کو کھڑا کر کے مسجد سے نکال دیا"

تفسیر کبیر کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت شدہ ایک حدیث ذیل میں درج ہے:۔

رَوَى السُّدِّيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَامَ خَطِيبًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: اخْرُجْ يَا فُلَانُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ اخْرُجْ يَا فُلَانُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ فَأَخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ نَاسًا وَفَضَحَهُمْ فَهَذَا هُوَ الْعَذَابُ الْأَوَّلُ، وَالثَّانِي عَذَابُ الْقَبْرِ.

❁ حوالہ:

(۱) "تفسیر الفخر الرازی المشتہر بالتفسیر کبیر ومفاتیح الغیب" مفسیر: امام فخر الدین محمد رازی، (المتوفیٰ ۶۰۴ھ) ناشر: دارالفکر، بیروت، لبنان، سن طباعت ۱۴۲۳ھ، جلد نمبر: ۸، جزء نمبر: ۱۶، صفحہ نمبر: ۱۷۷

❁ مندرجہ بالا حدیث کا اردو ترجمہ:۔

"حضرت سدی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ بیشک جمعہ کے دن حضور اقدس ﷺ خطبہ فرمانے کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ اے فلاں نکل جا، تو منافق ہے۔ اے فلاں نکل جا، تو منافق ہے۔ پس مسجد سے اسی طرح ذلیل کر کے کئی لوگوں کو نکالا۔ ان منافقوں کو ذلیل کر کے نکالنا پہلا عذاب ہے، اور دوسرا عذاب قبر کا۔"

مندرجہ بالا حدیث کے الفاظ پرغور فرمائیں حضور اقدس ﷺ نے منافقین کو کب نکالا ؟ جواب صاف ہے کہ جمعہ کے خطبہ کے دوران۔ جمعہ کا خطبہ کب ہوتا ہے؟ جواب :۔ جمعہ کی نماز سے پہلے۔ تو جب نماز سے پہلے دوران خطبہ ان منافقین کو نکال دیا گیا، تو اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ ان منافقین کو مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیا اور نماز قائم ہونے سے پہلے ہی ان منافقین کو نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکال دیا گیا یعنی مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا۔ اور نماز پڑھنے سے روکنے کا انداز بھی کیسا نرالا تھا کہ دوران خطبہ نام لے کر کھڑا کیا گیا اور پھر یہ فرمایا کہ ''اے فلاں نکل جا، تو منافق ہے'' یعنی حاضرین مجلس کے درمیان ذلیل کرکے مسجد سے نکالا گیا۔

اب ایک اور حدیث پیش خدمت ہے :۔

''چھتیس (۳۶) منافقوں کو نام لے لے کر مسجد نبوی سے نکالا گیا''

وَأخرج ابْن مرُدَوَيْه عَن أبى مَسْعُود الْأَنْصَارِىّ رَضِى الله عَنهُ قَالَ :لقد خَطَبنَا النَّبِى صلى الله عَلَيْهِ وَسلم خطْبَة مَا شهِدت مثلهَا قطّ فَقَالَ أَيهَا النَّاس إِن مِنْكُم منافقين فَمن سميته فَليقمْ قُم يَا فَلان قُم يَا فَلان حَتّى قَامَ سِتَّة وَثَلاثُونَ رجلا ثمَّ قَالَ :إِن مِنْكُم وَإِن مِنْكُم وَإِن مِنْكُم فَسَلُوا الله الْعَافِيَة فلقى عمر رَضِى الله عَنهُ رجلا كَانَ بَينه وَبَينه إخاء فَقَالَ :مَا شَأْنک فَقَالَ :أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم خَطبنَا فَقَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ عمر رَضِى الله عَنهُ :أبعدک الله سَائِر الْيَوْم

حواله :

(۱) ''اَلدُّرُ اَلْمَنْثُوْرِ فِى اَلتَّفْسِيْرِالْمَاثُوْرِ'' مفسير : امام جلال الدين عبد الرحمٰن بن ابى بكر السيوطى۔ (المتوفىٰ۔سنہ ۹۱۱ھ) ناشر : دارالكتب العلميه، بيروت،لبنان،الطبعة الثانيه، سنہ ۱۴۲۴ھ، **جلد نمبر:** ۳، **صفحه نمبر:** ۴۸۷

مندرجہ بالا حدیث کا اردو ترجمہ:۔

''ابن مردویہ نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بیشک حضور اقدس ﷺ نے ہمیں ایک ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے ایسا خطبہ ہم نے کبھی نہیں سنا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگوں! تم میں کچھ منافقین ہیں۔ تم میں جس کا نام لوں تو اسے چاہیئے کہ وہ فوراً کھڑا ہو جائے۔ ''اے فلاں تو کھڑا ہو جا۔ اے فلاں تو کھڑا ہو جا۔'' یہاں تک کہ چھتیس (۳۶) آدمی کھڑے ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یقیناً تم میں۔ یقیناً تم میں۔ یقیناً تم میں۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو۔ ان کھڑے ہونے والوں میں سے ایک شخص کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ دنیوی تعلقات تھے۔ وہ شخص کے ساتھ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی، تو آپ نے اس شخص سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ اس شخص نے جواب میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں ایسا ایسا ارشاد فرمایا۔ حضرت عمر نے اس شخص سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ تجھے دور ہی رکھے (اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ کے لئے ہلاک فرمائے)

کتاب ''**تفسیر رازی**'' جو عالم اسلام میں ''**تفسیر کبیر**'' کے نام سے مشہور و معروف ہے اور ملت اسلامیہ کے مابین معتبر و معتمد و مستند ہے۔ علاوہ ازیں ''**تفسیر الدر المنثور**'' بھی بڑی قدر و منزلت علمائے ملت اسلامیہ کی نظروں میں رکھتی ہے۔ مذکورہ دونوں کتابوں کے حوالے سے پیش کردہ دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ **حضور اقدس، رحمت عالم** ﷺ نے متعدد منافقین کو دوران خطبہء جمعہ نام لے لے کر کھڑا کر کے ذلیل کر کے مسجد نبوی سے بھگا دیئے۔ جس کے ضمن میں مندرجہ ذیل تبصرہ پڑھنے سے اور اس پر غور و فکر کرنے سے کئی اہم باتیں ثابت ہوں گیں۔

▣ کسی شخص کو مسجد کے صدر باب (**Main Entrauce**) پر روک کر مسجد میں داخلہ نہ ہونے دینا اور کسی شخص کو خطبہ کے دوران نام لے کر کھڑا کر کے مسجد سے چلے جانے کا حکم دے کر مسجد سے نکالنے کی ذلت میں بہت فرق ہے۔ مسجد کے دروازہ پر کسی کو روک کر مسجد میں داخل نہ ہونے دینے میں مسجد کے تمام مقتدیوں کو خبر نہ ہوگی کہ فلاں شخص کو ذلیل کر کے مسجد میں داخل ہونے سے روکا گیا، بلکہ اس وقت مسجد کے دروازہ کے آس پاس جتنے لوگ موجود ہوں گے، انہیں ہی خبر ہوگی کہ فلاں شخص کو مسجد میں داخل ہونے سے روکا گیا۔ لیکن اس کے نام اور پہچان کی مسجد کے دروازہ کے آس پاس موجود سب کو اطلاع نہ ہوگی۔ بعض لوگ ہی اسے پہچانتے ہوں گے کہ جس کو مسجد میں داخل ہونے سے روکا گیا ہے، وہ کون ہے؟ اور اس کا نام کیا ہے؟ لیکن سب کو معلوم نہ ہوگا۔ لہٰذا ایسی بات پھیلے گی کہ کسی شخص کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا ہے۔

▣ لیکن ۔۔۔۔ کسی شخص کو خطبہ کے وقت اور خطبہ کے دوران جبکہ مسجد میں حاضر تمام لوگ اطمینان اور خاموشی سے خطیب کا خطبہ سن رہے ہوں اور سننے والے تمام سامعین کی پوری توجہ خطبہ کی سماعت کی طرف ہی ملتفت ہو، ایسے وقت

دوران خطبہ امام صاحب کسی شخص کو نام لے کر کھڑا کرے، تو اس وقت خطبہ سننے والے مسجد میں موجود تمام مقتدی حضرات کو تعجب ہوگا کہ امام صاحب نے دوران خطبہ فلاں شخص کو اس کا نام پکار کر کیوں کھڑا کیا ہے؟ لہٰذا تمام مقتدی حیرت اور تعجب بھری نظروں سے اس کھڑے ہونے والے شخص کو دیکھیں گے۔ نام کی تو خبر ہوگئی ہے، کیونکہ امام صاحب نے اسے نام لے کر پکار کر کھڑا کیا ہے۔ لہٰذا تمام مقتدی نام لے کر کھڑے کیئے گئے شخص کو بغور دیکھ کر اسے پہچاننے کی کوشش کریں گے۔ اگر کھڑا ہونے والا شخص شہر کا مشہور و معروف شخص ہے، تو سب اسے پہچان لیں گے۔ لہٰذا اس شخص کو دوران خطبہ ممبر پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے امام صاحب حکم کرے کہ ''**اے فلاں شخص! تو منافق ہے، تو مسجد سے نکل جا**'' اس طرح ذلیل کر کے نکالنے کی ذلت و رسوائی میں اور مسجد کے دروازے پر روک کر داخل نہ ہونے دینے کی ذلت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

▣ بیشک! مسجد کے صدر باب پر روک کر مسجد میں داخل نہ ہونے دینے میں ذلت ضرور ہے لیکن وہ ذلت دوران خطبہ نام لیکر، کھڑا کر کے مسجد سے نکال دینے کی ذلت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ اس فرق کو خوب اچھی طرح سمجھنے کیلئے ایک مثال پیش خدمت ہے۔

کسی کے یہاں شادی کے ولیمہ کا کھانا ہو۔ شاندار شامیانہ لگایا گیا ہو اور بہت سارے لوگ دعوت کا کھانا تناول کرنے آ رہے ہوں، جنہیں خوش آمدید کہہ کر ان کا استقبال کرنے کیلئے صاحب خانہ نے کچھ افراد کو شامیانہ میں داخل ہونے والے گیٹ پر کھڑے کیئے تھے۔ دو ۲ شخص دعوت ولیمہ میں شرکت کرنے آئے۔ شامیانہ کے دروازے پر کھڑے استقبالیہ کمیٹی کے ممبران نے ان دونوں میں سے ایک کو ہی اندر داخل ہونے دیا اور دوسرے کو دروازے پر ہی روک لیا اور شامیانہ کے اندر داخل نہیں ہونے

دیا اور اسے گیٹ سے ہی باہر کر دیا۔ جس پہلے شخص کو داخل ہونے دیا تھا وہ شامیانہ کے اندر دیگر مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا اور کھانا شروع ہی کیا تھا۔ دیگر معزز اور شریف مہمانوں کے ساتھ فرحت و انبساط کے ماحول میں کھانا کھا رہا تھا کہ اچانک صاحب خانہ آپہونچا اور بلند آواز سے اس کا نام پکار کر اسے کھانا کھاتے کھاتے کھڑا کر دے اور سب مہمان سنیں اس طرح اس شخص کو مخاطب کر کے کہ ''**تو بغیر دعوت کے گھس آیا ہے، تو بن بلایا مہمان ہے، کھڑا ہو جا اور شامیانہ سے باہر نکل جا۔**'' اس طریقہ سے اسے کھانا کھاتے ہوئے کھڑا کر کے ذلیل کر کے شامیانہ سے باہر نکال دے، تو اب فیصلہ کرو کہ زیادہ ذلت اور رسوائی کس کی ہوئی؟ شامیانہ کے دروازے پر روک کر داخل نہ ہونے دیئے شخص کی یا کھانا کھاتے ہوئے روک کر، کھڑا کر کے، نام لے کر پکار کر، شامیانہ سے باہر نکال دیئے شخص کی؟

▣ بیشک! دعوت طعام کے شامیانہ کے دروازہ کے باہر کسی کو روک کر داخل نہیں ہونے دینے میں ضرور اس کی توہین و ذلت ہے لیکن دوران طعام کھاتے ہوئے کھڑا کر کے باہر نکالنے میں تو توہین و ذلت کی انتہاء کا ایسا طمانچہ ہے کہ عرصئہ دراز تک رخسار سرخ اور دل چھلنی رہے گا۔ اس مثال کے ذریعہ ذلت کے اقسام اور اس کی شدّت کا فرق ذہن نشین کر لینے کے بعد مذکورہ دونوں احادیث کریمہ کا بسکون قلب اور بنظر عمیق مطالعہ کر کے اس پر غور و فکر کرنے سے یہی نتیجہ اخذ ہوگا کہ **حضور اقدس ﷺ** نے خطبہ کے دوران نام لے لے کر منافقین کو مسجد نبوی سے نکال کر امّت کو یہ سبق دیا ہے کہ منافقوں کو انتہا درجہ ذلیل اور رسوا کر کے مسجد سے نکالنا چاہیئے۔

▣ ''**الدر المنثور**'' کے حوالے سے پیش کردہ حدیث میں مذکور ہے کہ **حضور اقدس ﷺ نے جمعہ کے خطبہ کے دوران چھتیس ۳۶ منافقوں کو مسجد نبوی سے نکال**

دیا اور ان منافقین کو مسجد سے نکال دینے کے بعد یہ بھی فرمایا کہ ''**وَاِنَّ مِنْکُمْ**'' یعنی ''**یقیناً تم میں ہیں**''۔ اس جملہ کو آپ نے صرف ایک مرتبہ نہیں بلکہ تین ۳ مرتبہ مکرّر ارشاد فرمایا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مسجد سے چھتیس ۳۶ منافقین کو نکال دینے سے بات ختم نہیں ہوئی۔ معاملہ بالکل رفع دفع نہیں ہوا۔ منافقوں کا مکمل صفایا نہیں ہوا بلکہ ''یقیناً تم میں ہیں'' یعنی اب بھی منافقین تمہارے درمیان موجود اور باقی ہیں۔ قوم مسلم کے مابین پھیلے ہوئے منافقوں سے اپنے صحابہ کو آگاہ اور خبردار کرنے کے بعد ان منافقوں سے محفوظ و مامون رہنے کیلئے ''**اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو**'' کی ہدایت و نصیحت فرمائی ہے۔

▣ ''کسی کو بھی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آنے سے روکنا یا نکالنا نہیں چاہئے'' ایسا کہنے والے صلحکلی کٹ ملّوں اور صلحکلی جاہل پیروں سے پوچھو کہ جمعہ کی نماز کے خطبہ کے دوران حضور اقدس، رحمت عالم ﷺ نے چھتیس ۳۶ منافقوں کو نام لے کر کھڑے کیئے اور مسجد سے خارج کر دیا، وہ منافقین خطبہ کے وقت مسجد میں کیوں بیٹھے تھے؟ جواب بہت ہی آسان ہے کہ خطبہ ختم ہونے کے بعد نماز پڑھنے کے لئے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ خطبہ کے دوران مسجد سے نکال دینے کا مطلب یہی ہوا کہ ان منافقوں کو نماز پڑھنے سے روک دینے کے لئے، خطبہ پورا ہونے کے قبل ہی مسجد سے نکال دیا۔ کیونکہ خطبہ پورا ہونے کے بعد نماز قائم ہونے والی تھی اور قائم ہونے والی نماز جمعہ میں شامل ہونے سے پہلے ہی انہیں مسجد سے نکال کر نماز پڑھنے سے روک دیا گیا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ منافقوں کو نماز نہ پڑھنے دینے کے لئے مسجد سے باہر نکالنا سنّت رسول ہے۔

”جمعہ کے خطبہ دوران منافقین کو مسجد سے نکالنے کی مزید حدیث“

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ :نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِ الْعَنْقَزِيُّ قَالَ :نا أَبِي قَالَ :نا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ :(وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ) (التوبة : ١٠١) قَالَ :قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ جُمُعَةٍ خَطِيبًا، فَقَالَ :قُمْ يَا فُلَانُ فَاخْرُجْ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ، اخْرُجْ يَا فُلَانُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ ، فَأَخْرَجَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَضَحَهُمْ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ شَهِدَ تِلْكَ الْجُمُعَةَ لِحَاجَةٍ كَانَتْ لَهُ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ وَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَبَأَ مِنْهُمْ اسْتِحْيَاءً أَنَّهُ لَمْ يَشْهَدِ الْجُمُعَةَ، وَظَنَّ أَنَّ النَّاسَ قَدِ انْصَرَفُوا، واخْتَبَئُوا هُمْ مِنْ عُمَرَ، وَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ عَلِمَ بِأَمْرِهِمْ، فَدَخَلَ عُمَرُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا النَّاسُ لَمْ يَنْصَرِفُوا. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :أَبْشِرْ يَا عُمَرُ، فَقَدْ فَضَحَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ، فَهَذَا الْعَذَابُ الْأَوَّلُ، وَالْعَذَابُ الثَّانِي عَذَابُ الْقَبْرِ

حواله :

(١) ”اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَطِ لِطِّبْرَانِی“ از : امام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی، المتوفی سن٣٦٠ھ، مطبوعہ :۔ دار الفکر ،عمّان ،جورڈن، جلد نمبر: ١، صفحه نمبر: ٢٣١، ٢٣٢

مندرجہ بالا حدیث کا اردو ترجمہ :

”ہم سے احمد بن یحیٰی حلوانی نے حدیث بیان کی ، انھوں نے کہا ہم سے حسین بن عمر عنقزی نے ، انھوں نے کہا ہم سے ہمارے والد نے ، انھوں نے کہا ہم سے اسباط بن نصر نے سُدّی سے ، انھوں نے ابو مالک سے ، انھوں نے ابن عباس سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارشاد ” وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ “(التوبة : ١٠١) (ترجمہ:۔ ”اور تمہارے آس پاس کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے۔ ان کی خو ہو گئی ہے نفاق۔ تم انہیں نہیں جانتے ، ہم انہیں جانتے ہیں۔ جلد ہم انہیں دو ٢ بار عذاب کریں گے ، پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے“) اس آیت کے ضمن میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دینے کھڑے ہوئے ، تو فرمایا کہ ”اُٹھ اے فلاں اور نکل جا، بیشک تو منافق ہے۔

اے فلاں نکل جا، بیشک تو منافق ہے۔'' اس طرح رسول اللہ ﷺ نے (منافقین) کو نام لے لے کر (مسجد) سے نکال دیا اور خوب ان کی رسوائی کی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس جمعہ کے (شروع میں) کسی ضرورت کی وجہ سے مسجد میں موجود نہ تھے (لہذا حضرت عمر جب مسجد آئے) تو انہیں مسجد سے نکلتا ہوا پایا۔ تو حضرت عمر (یہ سمجھے کہ جمعہ کی نماز ختم ہوگئی ہے اس لئے اتنے لوگ مسجد سے نکل رہے ہیں) نے ان لوگوں سے شرم محسوس کرتے ہوئے نظریں نہ ملائیں۔ اور ان منافقین نے سمجھا کہ ہم کو مسجد سے نکالا گیا ہے اس کی خبر حضرت عمر کو ہوگئی ہے (اس لئے وہ ہم سے نظریں نہیں ملاتے) لہذا انھوں نے بھی حضرت عمر سے نظریں ملائے بغیر چلے گئے۔ اور حضرت عمر جب مسجد میں داخل ہوئے، تو حضرت عمر نے لوگوں کو مسجد میں موجود پایا۔ تو ایک شخص نے حضرت عمر سے کہا کہ اے عمر! خوشخبری ہو! کہ آج اللہ تعالیٰ نے منافقین کو ذلیل کر دیا ہے۔ اور یہ (یعنی ان کو مسجد سے نکالنا) ان پر پہلا عذاب ہے اور دوسرا عذاب ان پر قبر میں ہوگا۔''

''صحابہء کرام منافقین کو مار پیٹ کر اور گھسیٹ کر مسجد سے نکالتے تھے''

وَكَانَ هَؤُلَاءِ الْمُنَافِقُونَ يَحْضُرُونَ الْمَسْجِدَ فَيَسْتَمِعُونَ أَحَادِيثَ الْمُسلمين، ويسخرون ويستهزء ون بِدِينِهِمْ، فَاجْتَمَعَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ مِنْهُمْ نَاسٌ، فَرَآهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ، خَافِضِي أَصْوَاتَهُمْ، قَدْ لَصِقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، فَأَمَرَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجُوا مِنْ الْمَسْجِدِ إِخْرَاجًا عَنِيفًا، فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ، خَالِدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ كُلَيْب، إِلَى عمر بْنِ قَيْسٍ، أَحَدِ بَنِي غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ -كَانَ صَاحِبَ آلِهَتِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَذَ بِرِجْلِهِ فَسَحَبَهُ، حَتَّى أَخْرَجَهُ مِنْ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ يَقُولُ :أَتُخْرِجُنِي يَا أَبَا أَيُّوب مِنْ مِرْبَدِ بَنِي ثَعْلَبَةَ، ثُمَّ أَقْبَلَ أَبُو أَيُّوبَ أَيْضًا إِلَى رَافِعِ بْنِ وَدِيعَةَ، أَحَدِ بَنِي النَّجَّارِ فَلَبَّبَهُ بِرِدَائِهِ ثَمَ نَتَرَهُ (ا) نَتْرًا شَدِيدًا، وَلَطَمَ وَجْهَهُ، ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنْ الْمَسْجِدِ، وَأَبُو أَيُّوبَ يَقُولُ لَهُ :أُفٍّ لَكَ مُنَافِقًا خَبِيثًا :أَدْرَاجَكَ يَا مُنَافِقُ مِنْ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَقَامَ عِمَارَةُ بْنُ حَزْمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو، وَكَانَ رَجُلًا طَوِيلَ اللِّحْيَةِ، فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَادَهُ بِهَا قَوْدًا عَنِيفًا حَتَّى أَخْرَجَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ جَمَعَ عِمَارَةُ يَدَيْهِ فَلَدَمَهُ بِهِمَا فِي صَدْرِهِ لَدْمَةً خَرَّ مِنْهَا .قَالَ :يَقُولُ :خَدَشْتَنِي يَا عِمَارَةُ، قَالَ :أَبْعَدَكَ اللَّهُ يَا مُنَافِقُ، فَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ مِنَ الْعَذَابِ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ، فَلَا تَقْرَبَنَّ مَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ :

وَقَامَ أَبُو مُحَمَّدٍ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ، كَانَ بَدْرِيًّا، وَأَبُو مُحَمَّدٍ مَسْعُودُ بْنُ أَوْسِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَصْرَمِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ إِلَى قَيْسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ، وَكَانَ قَيْسٌ غُلَامًا شَابًّا، وَكَانَ لَا يُعْلَمُ فِي الْمُنَافِقِينَ شَابٌّ غَيْرُهُ، فَجَعَلَ يَدْفَعُ فِي قَفَاهُ حَتَّى أَخْرَجَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ.

وَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَلْخُدْرَةَ (١) بْنِ الْخَزْرَجِ، رَهْطِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، يُقَالُ لَهُ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ، حِينَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِخْرَاجِ الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَى رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ :الْحَارِثُ بْنُ عَمْرٍو، وَكَانَ ذَا جُمَّةٍ، فَأَخَذَ بِجُمَّتِهِ فَسَحَبَهُ بِهَا سَحْبًا عَنِيفًا، عَلَى مَا مَرَّ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ، حَتَّى أَخْرَجَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ .قَالَ: يَقُولُ الْمُنَافِقُ :لَقَدْ أَغْلَظْتَ يَا ابْنَ الْحَارِثِ، فَقَالَ لَهُ، إِنَّكَ أَهْلٌ لِذَلِكَ، أَيْ عَدُوَّ اللَّهِ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ، فَلَا تَقْرَبَنَّ مَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّكَ نَجِسٌ.

وَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ إِلَى أَخِيهِ زُوَيِّ بْنِ الْحَارِثِ، فَأَخْرَجَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ إِخْرَاجًا عَنِيفًا، وَأَفَّفَ (٢) مِنْهُ، وَقَالَ :غَلَبَ عَلَيْكَ الشَّيْطَانُ وَأَمْرُهُ.

حوالہ :

(١) " **اَلسِّيرَةُ النَّبَوِيَّةِ لِابْنِ هِشَام**" مصنف : عبد الملك بن هشام بن ايوب الذهبى النحوى، المتوفىٰ ۲۱۳ھ، ناشر : مكتبه المنار، جورڈن،الطبعة الاولىٰ، ۱۴۰۹ھ، **جلد نمبر : ۲، صفحه نمبر: ۱۹۹ تا ۲۰۲**

(٢) " **البدايه والنهايه**" مصنف : امام عمادالدين اسمٰعيل بن عمر بن كثير القرشى الدمشقى، المتوفىٰ ۷۷۴ھ، ناشر : دارابى الحيان، قاهره، مصر،الطبعة الاولىٰ، ۱۴۱۶ھ، جلد نمبر : ۳، صفحه نمبر: ۲۷۳،۲۷۴

"اور یہ منافقین مسجد میں آتے تھے اور مسلمانوں کی باتیں سنتے تھے اور ان کا مذاق اُڑاتے تھے اور ان کے دین پر ٹھٹھا کرتے تھے۔ایک دن منافقین کے کچھ افراد مسجد میں جمع ہوکر بیٹھے تھے۔رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا کہ آپس میں پست آواز سے باتیں کررہے ہیں اور ایک دوسرے سے چپک چپک کر بیٹھے ہیں۔تو رسول اللہ ﷺ نے ان منافقوں کو سختی کے ساتھ مسجد سے نکال دینے کا حکم صادر فرمایا۔تو حضرت ابوایوب اور حضرت زید بن کُلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبیلہ بنی غنم بن مالک بن نجار کے ایک شخص جس کا نام عمر بن قیس تھا اور وہ زمانہ ء

جاہلیت میں اپنے باطل معبود کا نگہبان تھا، اس عمر بن قیس کی طرف حضرت ابوایوب اور حضرت زید گئے اور اس کا پاؤں پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ جب عمر بن قیس کو گھسیٹ کر مسجد سے باہر پھینکا جارہا تھا، تب وہ یہ کہتا رہا تھا کہ ''اے ابوایوب! کیا تو مجھے بنی ثعلبہ کے بارے میں نکال رہا ہے؟''

پھر حضرت ابوایوب قبیلہء بنی نجار کے ایک شخص رافع بن ودیعہ کے قریب گئے اور اپنی چادر اس کی گردن میں ڈالی اور سختی سے اسے کھینچا، پھر اس کے چہرے پر زوردار طمانچہ رسید کیا اور مسجد سے باہر نکال پھینکا۔ اس وقت حضرت ابوایوب رافع بن ودیعہ سے یہ فرماتے تھے ''اے خبیث منافق! تیرا برا ہو! چل، مسجد رسول اللہ ﷺ سے باہر نکل۔''

اور حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ زید بن عمر کے پاس گئے ،جس کی داڑھی لمبی تھی۔ حضرت عمارہ نے زید کی داڑھی پکڑی اور داڑھی سے اسے کھینچتے ہوئے مسجد سے باہر لے گئے، پھر حضرت عمارہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر اس کے سینے پر ایسا زور سے مارا کہ وہ اوندھے منہ گر پڑا۔ راوی نے بیان کیا کہ وہ (منافق زید بن عمر) کہہ رہا تھا کہ اے عمارہ! تو نے مجھے زخمی کر دیا۔ تو حضرت عمارہ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے! اللہ تعالیٰ کے یہاں تجھے اس سے بھی بُرے عذاب کا مزہ چکھنا ہے۔ اب کے بعد تو رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب بھی نہ آنا۔''

اور حضرت ابومحمد رضی اللہ عنہ جو قبیلہء بنی نجار کے فرد اور اصحاب بدر میں سے تھے، وہ اور ابومحمد مسعود بن اوس بن زید بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار، یہ دونوں حضرات قیس بن عمرو بن

سھل کے قریب گئے اور قیس بن عمرو جوان غلام تھا اور اس وقت منافقوں میں اس کے علاوہ کوئی نوجوان نہیں تھا۔ ان دونوں نے قیس بن عمرو (نوجوان منافق) کے سر کی گدی (تالو) میں مارتے مارتے اسے مسجد سے باہر نکال دیا۔

اور جب حضور اقدس ﷺ نے منافقین کو مسجد سے نکالنے کا حکم صادر فرمایا، تب حضرت ابوسعید خدری کے قبیلہء بنی خدرہ سے ایک شخص کھڑے ہوئے، جن کا نام عبداللہ بن حارث تھا۔ وہ حارث بن عمرو نام کے شخص کے قریب گئے، حارث کے سر کے بال بڑے (لمبے) تھے۔ حضرت عبداللہ نے حارث (منافق) کے سر کے لمبے بالوں کو سختی سے پکڑا اور اسے گھسیٹا اور وہ جس راستے سے مسجد میں آیا تھا، اسی راستے پر لا کر مسجد سے باہر کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ اس منافق کے بال پکڑ کر اسے مسجد سے نکال رہے تھے، تب وہ منافق کہہ رہا تھا کہ ''اے ابن حارث! تو نے مجھ پر بڑا سخت رویّہ اپنا رکھا ہے۔'' تو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ''تو اسی کے لائق ہے۔ اے اللہ کے دشمن! اس آیت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں (منافقوں کے بارے میں) نازل کی ہے۔'' آج کے بعد تو رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب بھی ہرگز مت آنا۔ کیونکہ تو ناپاک ہے۔

''اور قبیلہء بنی عمرو بن عوف کا ایک شخص اپنے بھائی زُوَیّ بن حارث کے پاس گیا اور اسے انتہائی سختی کے ساتھ مسجد سے باہر کر دیا اور اس کے ساتھ ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تجھ پر شیطان اور اس کا حکم غالب ہو گیا ہے۔''

قارئین کرام! مذکورہ حدیث کوسکون و اطمینان کے ساتھ صرف ایک مرتبہ ہی نہیں بلکہ کئی مرتبہ مطالعہ فرمائیں اور اگر ہو سکے تو اس حدیث کو عربی متن اور اردو ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کرلیں کیونکہ اس حدیث شریف میں گستاخ رسول منافقین کے ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے سلوک اور رویّہ کا ذکر ہے جیسا کہ:

- ▣ حضرت ابوایوب اور حضرت زید بن کُلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان دونوں نے مل کر عمر بن قیس نام کے منافق کا پاؤں (ٹانگ) پکڑ کر، گھسٹ کر ذلیل کرتے ہوئے مسجد نبوی سے باہر پھینک دیا۔
- ▣ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رافع بن ودیعہ نام کے منافق کے گلے میں اپنی چادر کا پھندا بنا کر ڈالا اور پھر چادر کو زور سے جھٹکا دے کر کھینچا اور پھر اس منافق کے چہرے پر تمتماہٹ بھرا طمانچہ مار کر مسجد سے خارج کر دیا۔
- ▣ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید بن عمر نام کے لمبی داڑھی والے منافق کی داڑھی پکڑی اور داڑھی کے بل اسے کھینچتے اور گھسٹتے ہوئے مسجد کے باہر لائے اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملا کر اس کے سینہ میں ایسا زور سے مُکا مارا کہ وہ منافق اوندھے منہ زمین پر گر پڑا۔
- ▣ حضرت ابومحمد اور حضرت ابومحمد مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قیس بن عمرو نام کے نوجوان منافق کے سر کی گدی (تالو) میں مارتے مارتے اسے مسجد سے باہر نکال دیا۔
- ▣ حضرت عبداللہ بن حارث خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نام کے صحابی نے حارث بن عمر نام کے منافق کے سر کے لمبے لمبے بالوں کو پکڑ کر پوری طاقت سے کھینچ کر اسے گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر پھینک دیا۔
- ▣ قبیلۂ بنی عمرو بن عوف کے ایک صحابی نے اپنے حقیقی بھائی زُویؓ بن حارث کو جو منافقوں کے گروہ میں شامل ہوگیا تھا، اسے سخت الفاظ میں ذلیل و رسوا کرتے ہوئے مسجد سے بھگا دیا۔

علاوہ ازیں ...... صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے منافقوں کے ساتھ مندرجہ بالا رویہ اختیار کر کے ہی ذلیل و رسوا نہیں کیا بلکہ اپنی زبان کے کڑوے اور ناقابل برداشت تیکھے، تمتمتے، اور نوکدار الفاظ کے درّے (کوڑے) کا ذائقہ بھی چکھاتے تھے۔ صحابۂ کرام نے منافقوں کو مسجد نبوی سے ذلیل و خوار کر کے نکالتے وقت منافقوں کو جن دھاردار الفاظ کے حربے سے زخمی فرمایا تھا، وہ الفاظ مجموعی طور پر ذیل میں درج ہیں:

- ◈ **اے خبیث منافق! تیرا بُرا ہو۔**
- ◈ **اللہ تعالیٰ تجھے تباہ و ہلاک کرے۔**
- ◈ **اللہ کے یہاں تجھے دردناک عذاب بھگتنا ہے۔**
- ◈ **تو ذلت اور رسوائی بھرے رویہ کے لائق ہے۔**
- ◈ **آج کے بعد کبھی بھی مسجد نبوی کے قریب مت آنا۔ نظر نہیں آنا۔**
- ◈ **تو ناپاک ہے۔ تو اللہ کا دشمن ہے۔**
- ◈ **تجھ پر شیطان سوار ہے۔**
- ◈ **تجھ پر شیطان اور اس کا حکم غالب ہوگیا ہے۔**

صحابۂ کرام نے منافقین کی نماز اور عبادت کا مطلق لحاظ نہیں فرمایا بلکہ ان منافقوں کے ارتکاب یعنی منافقت اور بدعقیدگی پر مواخذہ کرتے ہوئے ان کو مار پیٹ کر اور ذلیل کر کے مسجد نبوی سے بھگا کر ثابت کر دیا کہ نماز اسی شخص کی لائق ادب و احترام ہے جو عقیدے کی درستگی کے ساتھ نماز پڑھتا ہو، بدعقیدہ منافق کی نماز ہرگز ادب و احترام کے لائق نہیں۔

"بدعقیدہ منافقین کو مسجد میں آنے دینے کی حمایت کرنے والے صُلح کلّی جواب دیں"

نماز کا بہانہ پیش کر کے بد مذہب منافقین کو سنی مسجد میں آنے دینے کی حمایت کرنے والے صلح کلی ملا، پیٹ بھرو جاہل صلح کلی پیر، خود کو مصلح قوم وقومی اتحاد کا علمبردار کہنے والے مسلم سماج سیوک اور صلح کلی سیاسی لیڈر اور دنیوی تعلیم کی ڈگریاں حاصل کر لینے والے گریجویٹ جو دینی معاملے میں نرے جاہل ہوتے ہیں، وہ سب اجتماعی طور پر صلح کلیت کی بھانگ کے نشے میں مخمور ہو کر سب کو اچھا لگانے اور سب کی نظروں میں اچھا دکھلانے کا رویہ اختیار کر کے اپنے مالی، ذاتی، سماجی اور سیاسی مفاد کے خاطر سنیوں کی مساجد میں گستاخ رسول بدعقیدہ منافقین مثلاً وہابی، دیوبندی، تبلیغی، اہلحدیث غیر مقلدین وغیرہ باطل عقائد کے منافقوں کو نماز پڑھنے کے لئے آنے کی اجازت کی حمایت کرتے ہوئے بے سروپا اور بے تکی دلیلیں کرتے ہیں۔ مثلاً

- مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آنے والے کسی کو بھی کیوں روکا جائے؟
- **کسی کو نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آنے سے روکنا یا اسے مسجد سے نکال دینا گناہ عظیم ہے۔**
- **مسجد اللہ کا گھر ہے۔ اللہ کے گھر میں اللہ کی عبادت کے لئے آنے والے کو روکنے کا ہمیں کیا اختیار ہے؟**

- مسجد میں آنے والا چاہے کسی بھی عقیدے کا ہو، مسجد میں آکر اللہ کی بارگاہ میں سر جھکانے کے لئے ہی تو آتا ہے۔ نماز پڑھ کر چپ چاپ چلا جائے گا، اس میں ہمارا کیا بگڑ گیا؟
- نماز ہر مومن پر فرض ہے اور مومن کو اس فرض سے شیطان غفلت میں ڈالتا ہے، یعنی نماز پڑھنے سے روکنا شیطان کا کام ہے۔ لہٰذا کسی شخص کو مسجد میں نماز کے لئے آنے سے روکنا شیطان کا کام ہے۔
- **جو لوگ دوسرے عقیدے اور فرقے کے لوگوں کو مسجد میں نماز کے لئے آنے سے روکتے ہیں، کیا وہ لوگ شیطان کی اتباع تو نہیں کرتے؟**

ایسے گمراہ کن نظریات پر مشتمل سوالات قائم کر کے صلح کلی گروہ والے عوام المسلمین کو دشواری میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں بدعقیدہ منافقین کو مسجد میں داخل ہونے سے روکنے والے جذباتی سنی نوجوانوں کے جوش کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں اور جھگڑے تک نوبت پہونچا دیتے ہیں۔ اپنے سماجی اور سیاسی اقتدار اور رسوخات نیز "منی پاور اور مسلس پاور" کے بل بوتے پر منافقوں کو مسجد میں آنے سے روکنے والے جذباتی سنی نوجوانوں کو دباؤ میں لا کر ان کی اس تحریک کو بند کرا دیتے ہیں لہٰذا اب اس مسجد میں نماز کے بہانے بدمذہب منافقوں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ صلح کلی گروہ یہ سمجھتا ہے کہ ہماری فتح ہوئی اور ہم نے مسجد میں امن و امان کا ماحول قائم کر دیا۔ ہماری کوششوں کے طفیل مسجد میں نئے نمازی آنے لگے ہیں اور مقتدیوں کی تعداد میں اتنا اضافہ ہو گیا ہے کہ جمعہ کے دن تو مسجد "ہاؤس فُل" ہو جاتی ہے۔ دیگر مساجد کے مقابل اب اس مسجد میں زیادہ سجدے ہوتے ہیں، جس کا سہرا ہمارے سر ہے اور ثواب کا ذخیرہ ہمارے نامۂ اعمال میں درج ہوگا۔ اس طرح کے خوابی وخیال میں جھومتے ہیں

اور سینہ تان کر اپنی کامیابی اور ذہانت پر فخر کرتے ہیں۔

ایسے صلح کلی گروہ کو مسجد کے صلح کلی امام کی پشت پناہی اور بھرپور حمایت حاصل ہوتی ہے بلکہ وہ صلح کلی امام بھی یہی چاہتا ہے کہ مسجد میں سب عقیدہ کے لوگ آئیں۔ اس میں امامِ صاحب کا ذاتی مفاد ہے کیونکہ مسجد میں مقتدیوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا، تو رمضان کے امام مسجد کے چندہ کی رقم میں کافی اضافہ ہوگا، علاوہ ازیں رمضان اور دونوں عیدوں کے تحائف، ہدایا اور نذرانے، افطار و سحری کی دعوتیں، سال درمیاں خوشی وغمی کے موقعوں کی مجالس کی آمدنی وغیرہ مالی فوائد میں خود بخود اضافہ ہوجائے گا۔ اپنے پاپی پیٹ کو بھرنے کے لئے، اپنی زبان کے چٹاکے المختصر! لذت اور دولت کے حصول کے لئے وہ سنیت کی عزت کو داؤ پر لگا کر نیلام کردے گا اور ایسا کرنے میں اس کے کان پر جوں نہ رینگے گی۔ مسجد کے صلح کلی گروہ کی ''**ہاں میں ہاں**'' اور ''**جی ہاں، جی حضور**'' کہہ کر چاپلوسی اور چمچا گیری کا پورا حق ادا کرے گا۔ لیکن شریعت کا کیا حکم ہے؟ وہ ہرگز نہیں کہے گا۔ حق بات اپنی مفلوج اور بکاؤ زبان پر نہیں لائے گا۔

ان صلح کلی لوگوں سے پوچھو کہ اگر مسجد میں نماز کے لئے آنے سے کسی کو روکنا یا کسی کو نماز پڑھنے سے محروم کر کے مسجد سے نکالنا اگر گناہ ہے؟ تو پھر......؟؟؟؟

- ▣ خود حضور اقدس ﷺ نے جمعہ کی نماز کے خطبہ کے دوران چھتیس ۳۶ اشخاص کے نام لے کر کھڑے کئے اور **''تو منافق ہے، مسجد سے نکل جا''** ایسا فرما کر ان کو مسجد سے نکال دیا۔ اس بارے میں تمہارا کیا کہنا ہے؟
- ▣ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لئے آنے والے منافقوں کی داڑھی پکڑ کر، چہرے پر طمانچے مار کر، ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ کر، سر اور سینے میں مکّے مار کر، گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر زور سے کھینچ کر، ذلیل و

رسوا کر کے مسجد سے باہر پھینک کر بھگا دیتے تھے، تو کیا تمہارے نظریہ کے مطابق صحابۂ کرام کسی کو نماز پڑھنے سے روک کر مسجد سے بھگا کر گناہ کا کام کرتے تھے؟

مندرجہ بالا دونوں سوال کا جواب صلح کلی لوگ قیامت تک نہیں دیں گے اور دے بھی نہیں سکتے۔ ایسے نام نہاد صلح کلیوں کو راقم الحروف کی للکار اور چیلنج ہے کہ اگر تم اپنے اقوال و نظریات میں سچے ہو تو اس کتاب میں بیان کردہ دلائل احادیث کو غلط ثابت کر دکھاؤ۔ ''**هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ**'' (القرآن) یعنی ''تمہاری دلیلیں لاؤ، اگر تم سچے ہو''

قارئین کرام سے التماس ہے کہ بدعقیدہ منافق نمازیوں کے لئے مسجد میں آنے سے روکنا، انہیں مسجد میں داخل نہ ہونے دینا یا انہیں مسجد سے باہر نکال دینا ہرگز گناہ نہیں۔

بلکہ............

- ◈ **منافقوں کو مسجد میں نماز نہ پڑھنے دینا اور ان کو مسجد سے نکال دینا حضور اقدس ﷺ کی سنت ہے۔**

- ◈ **منافقوں کو مار پیٹ کر مسجد سے بھگانا صحابۂ کرام کی سنت ہے۔**

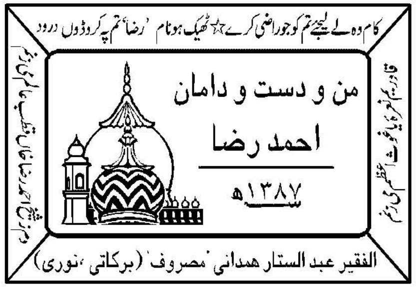
لٰہذا دورِ حاضر کے بدعقیدہ منافقین کے ظاہری دکھاوے، وضع قطع، جبّہ اور دستار، ریاکاری کی نماز اور ڈھونگ رچانے کے لئے کئے جانے والے لمبے لمبے سجدوں سے ذرّہ برابر بھی متاثر نہ ہوں اور انہیں مسجد میں مت آنے دو اور اگر وہ مسجد میں گھس آئے ہوں، تو ایک پل کی بھی تاخیر کئے بغیر انہیں مسجد سے بھگا دو۔

ہمیشہ یادرکھو! نماز کا ادب و احترام صرف اس صورت میں ہے کہ جب نماز پڑھنے والے نمازی کا ایمان سلامت ہو۔ دور حاضر کے بدعقیدہ منافقین مثلاً وہابی، نجدی، دیوبندی، اہلحدیث غیر مقلدین وغیرہ گستاخ رسول ہونے کی وجہ سے ایمان کی انمول دولت سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور وہ ایمان کے فقدان کی حالت میں نماز پڑھتے ہیں۔ لہٰذا ان کی نماز ہرگز نماز کے حکم میں نہیں بلکہ لغواً ٹھک بیٹھک ہی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب اعظم واکرم ﷺ کے صدقہ و طفیل تمام سنّی صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور انہیں صحیح معنوں میں سچّا اور پکّا نمازی اور پابند شریعت بنائے اور تصلّب کے ساتھ مسلک حق وترجمان اہل سنّت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ پر قائم رکھے اور اس مسلک برحق پر زندگی کی آخری سانس تک قائم رکھتے ہوئے مدینہ طیبہ میں ایمان کی موت عطا فرمائے اور مدینہ طیبہ کی مقدّس سرزمین میں دفن ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین.........

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم۔

خیراندیش



مورخہ :۔ ۱، شعبان المعظم، ۱۴۳۲ھ
مطابق :۔ ۴، جولائی ۲۰۱۱ء
عیدِ دوشنبہ
پوربندر (گجرات)

''ایک لاکھ روپیہ کا انعام''

اس کتاب میں ماخذ و مراجع کی فہرست میں جن چودہ ۱۴ کتابوں کے نام مع اسماء مصنفین و ناشر درج ہیں۔ وہ تمام کتب فقیر کی لائبریری میں موجود ہیں اور ان کتابوں سے ہی اصل عبارات نقل کی گئی ہیں۔

پھر بھی.........؟؟؟

اس کتاب کا ایک حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو

ایک لاکھ روپیہ (Rs : - 1,00,000/-)

انعام دیا جائیگا۔

اعلانِ انعام منجانب :۔ عبدالستار ہمدانی
(مصنف)

اس کتاب کا ہر سنّی مسلمان کے گھر میں ہونا ضروری ہے

- ■ سیرت مصطفیٰ ﷺ کا وہ عظیم اور شاندار پہلو جس کو عام طور پر صلح کلی ملّا بیان نہیں کرتا۔-----------------------------
- ■ اسلام کو ضرر اور نقصان پہونچانے والے منافقین اور مرتدین کو حضور اقدس ﷺ نے کیسی سخت اور عبرتناک سزائیں دیں، اس کا مدلّل اور محقق بیان:۔

"جلال مصطفیٰ"

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

-: مصنف :-

مناظر اہل سنت، ماہر رضویات، خلیفہ مفتی اعظم ہند،

علّامہ عبدالستار ہمدانی "مصروف" (برکاتی۔نوری)

-: ناشر :-

مرکز اہل السنۃ برکات رضا
امام احمد رضا روڈ، میمن واڈ
پوربندر، گجرات (الھند)

خدا جب دین چھین لیتا ہے، تو عقلیں بھی چھین لیتا ہے۔۔۔

- ■ علمائے دیوبند اور اکابر علمائے وہابیہ کے فحش اور بے حیائی و بے شرمی پر مشتمل افعال و اقوال کی دلچسپ حکایات، جو دیوبندی مکتب فکر کی مستند کتابوں کے حوالوں سے پیش کی گئی ہیں۔
- ■ وہابی ملّاؤں کی بے حیائیوں کی داستانیں پڑھ کر نفرت کی صدا بلند کیئے بغیر آپ نہیں رہ سکیں گے۔
- ■ اردو اور گجراتی دونوں زبانوں میں.......

"بے حیا وھابی مُلّا"

(BE HYA WHABI - MULLA)

-: مصنف :-

مناظر اہل سنت، ماہر رضویات، خلیفہ مفتی اعظم ہند،

علّامہ عبدالستار ہمدانی "مصروف" (برکاتی۔نوری)

-: ناشر :-

مرکز اہل السنۃ برکات رضا
امام احمد رضا روڈ، میمن واڈ
پوربندر، گجرات (الھند)